باب 2

قومی آمدنی کا حساب
(National Income Accounting)

اس باب میں ہم عام معیشت کے بنیادی طریقۂ کار سے متعارف کرائیں گے۔ سیکشن 2.1 میں ہم نے کچھ ابتدائی تصورات کا بیان کیا ہے، جن کے ساتھ ہمیں عمل کرنا ہے۔ دائری راہ پر معیشت کے شعبوں سے گزرنے والی پوری معیشت کی مجموعی آمدنی پر ہم کیسے غور کر سکتے ہیں، سیکشن 2.2 میں ہم نے یہ بیان کیا ہے۔ اسی سیکشن میں قومی آمدنی کے شمار کے تین طریقوں کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ یہ طریقے ہیں: طریقہ پیداوار، طریقۂ خرچ اور طریقۂ آمدنی۔ آخری سیکشن 2.3 میں قومی آمدنی کے مختلف ذیلی زمروں کو بیان کیا گیا ہے۔ اس میں مختلف قیمت اشاریوں جیسے مجموعی ملکی پیداواری (GDP) تقلیل کار، صارف قیمت اشاریہ، تھوک قیمت اشاریوں کی بھی تعریف کی گئی ہے اور اس ملک کی مجموعی پیداوار کو لینے میں جو مسائل سامنے آتے ہیں اس پر بحث کی گئی ہے۔

2.1 کلی معاشیات کے کچھ بنیادی تصورات
(SOME BASIC CONCEPTS OF MACROECONOMICS)

آج کل ہم جس مضمون کو معاشیات کہتے ہیں، اس کے اولین لوگوں میں ایک تھے ایڈم اسمتھ۔ انھوں نے اپنی سب سے اہم تخلیق کو An Enquiry into the Nature and cause of the wealth of Nations کا نام دیا۔ کسی ملک کی معاشی دولت کی تخلیق کیسے ہوتی ہے؟ ملک امیر یا غریب کیسے بنتے ہیں؟ یہ معاشیات کے کچھ مرکزی سوالات ہیں۔ ایسا نہیں ہے کہ جن ملکوں کو معدنیات یا جنگلات یا زیادہ زرخیز زمین جیسی قدرتی دولت عطا ہوتی ہیں، وہ ملک قدرتی طور پر سب سے امیر ممالک ہیں۔ درحقیقت وسائل سے بھرپور افریقہ اور لیٹن امریکا دنیا کے غریب ترین ممالک ہیں جب کہ بہت سے خوشحال ملکوں کے پاس قدرتی دولت بہت کم ہے۔ ایک وقت تھا جب قدرتی وسائل پر قبضے کو زیادہ اہم تصور کیا جاتا تھا لیکن تب بھی پیداوار کے عمل کے ذریعہ وسائل کی شکل بدل دی جاتی تھی۔

معاشی دولت یا کسی ملک کی امیری کے لیے اس کے پاس وسائل کا ہونا ضروری نہیں ہے، خاص بات یہ ہے کہ ان وسائل کا استعمال کیسے کیا جائے جس سے پیداوار میں روانی پیدا ہو اور اس عمل کے ذریعہ کیسے آمدنی اور دولت کی تخلیق کی جائے۔

آیئے اس پیداوار کی روانی پر غور کریں۔ پیداوار کیسے ہوتی ہے؟ پیداوار کی روانی کی تخلیق کے لیے لوگ اپنی توانائیوں کو ایک سماجی اور تکنیکی ڈھانچے کے تحت قدرتی اور انسانی ساختہ ماحول میں ایک ساتھ لگاتے ہیں۔

ہمارے جدید معاشی نظام میں پیداوار کی اس روانی کی تخلیق لاکھوں چھوٹی بڑی کاروباری مہم جوئی کے ذریعہ — اشیا اور خدمات کی پیداوار سے پیدا ہوتی ہے۔ ان کاروباری اداروں میں بڑے بڑے کارپوریشن (جن میں لوگوں کی بڑی تعداد ملازمت میں ہوتی ہے) سے لے کر ایک اکیلے کاروباری منتظم کار تک شامل ہیں۔ لیکن پیداوار کے بعد ان اشیا کا کیا ہوتا ہے؟ ہر شے کے پیداکاروں کو اپنے برآمد (ماحصل) کو فروخت کرنے کا رجحان ہوتا ہے۔ اس لیے پن یا بٹن جیسے چھوٹے مادوں سے لے کر ہوائی جہاز، آٹوموبائیل، بڑی مشینری یا کوئی قابل فروخت خدمات جیسے ڈاکٹر، وکیل یا مالیاتی صلاح کاروں کی خدمات تک، سبھی اشیا اور خدمات کی پیداوار صارفین کو فروخت کرنے کے لیے کی جاتی ہے۔ صارف کوئی فرد ہو سکتا ہے یا کوئی مہم جو، ان کے ذریعہ خریدی جانے والی شے یا خدمات آخری استعمال یا مزید پیداوار میں استعمال کے لیے ہو سکتی ہے۔ جب اس کا استعمال آگے کی پیداوار کے لیے کیا جاتا ہے تب اکثر یہ مخصوص شے اپنی خصوصیات کھو دیتی ہے اور پیداواری عمل کے ذریعہ کسی دوسری شے کی شکل میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ کپاس کے کسان دھاگا تیار کرنے والی مل کو کپاس فروخت کرتے ہیں، جہاں کپاس سے دھاگے تیار کیے جاتے ہیں، ان دھاگوں کو کپڑے کی مل میں فروخت کیا جاتا ہے جہاں پیداواری عمل کے ذریعہ یہ کپڑے کی شکل میں آجاتا ہے اور اس کپڑے کو دیگر پیداواری عمل کے ذریعہ پہننے لائق کپڑے میں تبدیل کیا جاتا ہے۔ اب یہ کپڑا صارفین کے آخری استعمال کے لیے فروخت ہوتا ہے۔ لہٰذا شے کی ایسی مد یا قسم جن کا آخری استعمال صارفین کے ذریعہ ہوتا ہے اور جنھیں پھر پیداواری عمل کے کسی مرحلے سے گزرنا نہیں پڑتا ہے یا جن میں دوبارہ کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ انھیں آخری شے کہا جاتا ہے۔

ہم اسے آخری شے کیوں کہتے ہیں؟ کیونکہ ایک بار یہ فروخت ہونے کے بعد سرگرم معاشی بہاؤ سے باہر ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد کسی بھی پیداکار کے ذریعہ اس میں کوئی تبدیلی نہیں کی جاتی ہے۔ تاہم آخری خریدار کے ذریعہ اس کی شکل تبدیل کی جا سکتی ہے۔ دراصل کئی آخری اشیا ایسی ہوتی ہیں جن میں صرف کے دوران تبدیلی ہوتی ہے۔ اس طرح چائے کی پتی کا صرف ہم اسی شکل میں استعمال نہیں کرتے جیسا کہ ہم خریدتے ہیں بلکہ اس کا استعمال پینے کے لائق چائے کی شکل میں تبدیل کرنے کے بعد کرتے ہیں جس کو صرف کیا جاتا ہے۔ اسی طرح ہمارے باورچی خانہ میں اکثر چیزوں کو کھانا پکانے کے عمل کے ذریعہ تبدیل کیا جاتا ہے۔ لیکن گھروں میں کھانا پکانے کا کام معاشی سرگرمیوں میں شامل نہیں ہے حالانکہ پیداوار تبدیلی کے مرحلے سے گزرتی ہے۔ گھر میں بنایا گیا کھانا بازار میں فروخت کے لیے نہیں جاتا ہے۔ تاہم اگر اسی طرح کے کھانا بنانے یا چائے بنانے کا کام کسی ریسٹورنٹ میں کیا جائے جہاں پکائی گئی اشیا صارفین کو فروخت کی جائیں تب یہی مدیں جیسے کہ چائے کی پتی آخری اشیا نہیں ہو پائیں گی اور انھیں درآمد (inputs) کے طور پر شمار کیا جائے گا جس کی معاشی قدر میں اضافہ واقع ہو سکتا ہے۔ لہٰذا کوئی شے اپنی فطرت کے سبب نہیں بلکہ اپنے استعمال کی معاشی فطرت کے لحاظ سے آخری شے بنتی ہے۔

تیار شدہ اشیا میں بھی **صارف اشیا** اور **اشیا اصل** میں ہم فرق کر سکتے ہیں۔ غذا اور لباس جیسی اشیا اور تفریح جیسی خدمات کا صرف اسی وقت ہوتا ہے جب انھیں آخری صارفین کے ذریعہ خریدا جاتا ہے انھیں صرفی اشیا کہا جاتا ہے (اس میں خدمات بھی شامل ہیں جنھیں صرف کیا جاتا ہے لیکن آسانی کے لیے، ہم انھیں صرفی اشیا کہہ سکتے ہیں)۔

اس کے بعد کچھ دیگر اشیا ہیں جو پائیدار نوعیت کی ہوتی ہیں اور پیداواری عمل کاری میں ان کا استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ اوزار، ساز

وسامان اور مشینیں ہیں۔ حالانکہ یہ دیگر قابل عمل اشیا کی پیداوار تو کرتی ہیں لیکن پیداواری عمل میں ان کی خود کی شکل میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ یہ تیار شدہ اشیا بھی ہیں لیکن یہ وہ آخری اشیا نہیں ہیں جنھیں آخری طور پر صرف کیا جاتا ہے۔ ہم نے اوپر جن آخری اشیا کا ذکر ہے ان کے برعکس یہ کسی بھی پیداواری عمل کی فیصلہ کن اساس ہوتی ہیں جس سے پیداوار میں مدد ملتی ہے اور پیداوار ممکن ہوتی ہے۔ ان اشیا سے پونجی کی ایک جزوی تشکیل ہوتی ہے جو کہ پیداوار کا ایک اہم عامل ہے۔ اس میں پیداکار مہم جو نے سرمایہ لگایا ہے اور وہ پیداواری عمل کو پیداواری گردش (چکّر) میں جاری رکھنے کا اہل بناتی ہے۔ یہ اشیا اصل ہیں اور ان میں بتدریج ٹوٹ پھوٹ ہوتی رہتی ہے لہٰذا وقتاً فوقتاً اس میں مرمت کی جاتی ہے اور وقت کے ساتھ ساتھ اسے بدل دیا جاتا ہے۔ کسی معیشت میں شامل پونجی کے ذخیرے کو محفوظ کیا جاتا ہے، اسے برقرار رکھا جاتا ہے اور جزوی یا مکمل طور پر اس کی تجدید کی جاتی ہے اور یہی اس کی ایک اہم خصوصیت ہے جس کا مطالعہ کیا جائے گا۔

یہاں یہ یادرہے کہ کچھ اشیا جیسے ٹیلی ویژن سیٹ، آٹو موبائیل، گھریلو کمپیوٹر، اگر چہ یہ آخری صرف کے لیے ہیں پھر بھی ان میں اشیا اصل کی بھی خصوصیت پائی جاتی ہے یعنی یہ بھی پائیدار ہوتی ہیں۔ یعنی یہ فوری یا قلیل مدتی صرف میں ختم نہیں ہوتیں۔ یہ غذا اور لباس جیسی اشیا کی بہ نسبت زیادہ عرصے تک قائم رہتی ہیں۔ صرف ہونے پر ان میں بھی ٹوٹ پھوٹ ہوتی ہے اور مرمت یا پرزے کے بدلنے کی طرح ان کی بھی حفاظت رکھ رکھاؤ اور تجدید کی ضرورت ہوتی ہے اس لیے ہم ان کو **پائیدار صرفی اشیا** کہتے ہیں۔

اس طرح کسی معیشت میں ایک دی ہوئی مدت میں تیار کی گئی سبھی تیار اشیا یا خدمات پر اگر ہم غور کریں تو وہ یا تو صرف کی اشیا پائیدار یا غیر پائیدار کی شکل میں ہوتی ہیں یا اشیا اصل کی شکل میں ہوتی ہیں۔ تیار شدہ اشیا کے طور پر انھیں معاشی عمل میں مزید تبدیلی کے مرحلے سے نہیں گزرنا پڑتا ہے۔

معیشت میں کل پیداوار کی ایک بڑی مقدار آخری صرف کے طور پر ختم نہیں ہوتی ہے اور یہ اشیا اصل بھی نہیں ہیں۔ ایسی اشیا کا استعمال دیگر پیداکاروں کے ذریعہ درآمد یا داخل مواد کے طور پر کیا جاسکتا ہے۔ اس کی مثالیں ہیں: آٹو موبائیل بنانے کے لیے اسٹیل کی چادر کا استعمال اور برتنوں کے بنانے میں تانبے کا استعمال۔ یہ **درمیانی اشیا** ہیں جن کا استعمال اکثر دیگر اشیا کی پیداوار کے لیے کچے مال یا درآمد کے طور پر کیا جاتا ہے۔ یہ آخری اشیا نہیں ہیں۔

اب معیشت میں پیداوار کی کلی روانی کے بارے میں جامع تصور کے لیے ہمیں معیشت میں آخری طور پر تیار اشیا کی مجموعی سطح کی مقدار پیمائش کی ضرورت ہوتی ہے۔ حالانکہ مقداری تعین قدر حاصل کرنے کے لیے معیشت میں تیار سبھی اشیا اور خدمات کی پیمائش میں ظاہر ہے کہ ہمیں ایک عام پیمائشی پیمانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ کپڑوں کی پیمائش کے لیے جس میٹر کا استعمال کیا جاتا ہے، اس سے ہم ٹنوں میں چاول کی پیمائش نہیں کرسکتے اور نہ ہی آٹو موبائیل یا مشین کی تعداد معلوم کرسکتے ہیں۔ ہمارا عام پیمائش پیمانہ زر ہے۔ چونکہ ان میں سے ہر ایک شے کی پیداوار فروخت کی غرض سے کی جاتی ہے۔ اسی لیے ان میں مختلف اشیا کی زری قدر کی کل جمع سے آخری برآمد کی پیمائش حاصل ہوتی ہے۔ لیکن ہم صرف آخری شے کا تعین قدر کیوں کرتے ہیں؟ یقیناً درمیانی اشیا کسی پیداواری عمل کا نہایت اہم درآید ہے اور ان اشیا کی پیداوار میں قوت افراد اور پونجی اسٹاک کا ایک اہم حصہ شامل ہوتا ہے۔ الگ سے ان کا شمار کرنے پر دوبارہ شمار کرنے سے بچا جاسکتا ہے جب کہ درمیانی اشیا پر غور کرنے سے کل معاشی سرگرمیوں کی پوری تفصیل حاصل ہوسکتی ہے۔ پھر بھی ان کے شمار سے ہماری معاشی سرگرمیوں کی آخری قدر مبالغہ آمیز ہوسکتی ہے۔

اس مرحلے میں **اسٹاک** اور **بہاؤ (روانی)** کے تصورات کا تعارف زیادہ اہم ہے۔ اکثر ہم سنتے ہیں کہ کسی کی اوسط تنخواہ 10,000 روپیے ہے یا فولاد صنعت کا برآمد اتنے ٹن یا اتنے روپیے کے بقدر ہے۔ لیکن یہ بیان نامکمل ہے کیونکہ یہ ظاہر نہیں ہے کہ جس

آمدنی کی بات کہی گئی ہے، وہ سالانہ ہے یا ماہانہ یا یومیہ ہے اور یقیناً اس سے ایک بڑا فرق پیدا ہوتا ہے کبھی بھی سیاق وسباق سے واقفیت ہوتی ہے تو ہم فرض کرتے ہیں کہ مدت معلوم ہے اس لیے اس کا ذکر نہیں کرتے ہیں۔لیکن ایسے سارے بیانوں میں ایک مقررہ مدت واضح ہوتی ہے ورنہ ایسے بیان بے معنی ہیں۔اس طرح آمدنی یا برآمد یا منافع ایسے تصورات ہیں جن سے صرف جب ہی مفہوم پیدا ہوتا ہے جب مدت کی صراحت کی گئی ہو۔انھیں بہاؤ (Flow) کہا جاتا ہے کیونکہ یہ ایک مدت میں واقع ہوتے ہیں۔لہٰذا ہمیں ان کی مقداری پیمائش حاصل کرنے کے لیے ایک مخصوص مدت کو درج کرنا پڑتا ہے۔چونکہ کسی معیشت میں زیادہ تر حسابی عمل سالانہ ہوتے ہیں، اس لیے ان میں سے زیادہ تر کو سالانہ طور پر ظاہر کیا جاتا ہے جیسے سالانہ منافع یا پیداوار۔ **بہاؤ کا ایک خاص مدت کے لیے تعین کیا جاتا ہے۔**

اس کے برعکس درج مدت وقت میں ایک بار تیار کی گئی اشیا اصل یا پونجی اشیا یا پائیدار صارف اشیا میں نہ ٹوٹ پھوٹ ہوتی ہے اور نہ ہی ان کا صرف ہوتا ہے۔درحقیقت اشیا اصل ہمیں پیداوار کے مختلف دور میں خدمات فراہم کرتی ہیں۔فیکٹری کی عمارت اور مشین مخصوص مدت وقت سے غیر وابستہ ہوتی ہیں۔اگر کسی نئی مشین کو شامل کیا جاتا ہے یا مشین استعمال میں نہیں ہوتی اور اسے بدلا نہیں جاتا تب اس میں اضافہ یا تخفیف ہو سکتی ہے۔ **اسٹاک کی تعریف ایک مخصوص وقت میں کی جاتی ہے۔** لیکن ہم ایک متعین وقت میں اسٹاک میں تبدیلی کی پیمائش کر سکتے ہیں جیسے کتنی مشینیں شامل کی گئیں۔لہٰذا اسٹاک میں اس طرح کی تبدیلی کو بہاؤ کہتے ہیں جن کی پیماش ایک مخصوص مدت میں کی جاسکتی ہے۔کوئی خاص مشین کئی سالوں تک (اگر ٹوٹ پھوٹ نہ ہو) پونجی اسٹاک (اصل کا ذخیرہ) کا حصہ ہو سکتی ہے، لیکن وہ مشین پونجی اسٹاک میں شامل نئی مشینوں کے بہاؤ کا حصہ صرف ایک سال کے لیے ہو سکتی ہے۔

اسٹاک اور بہاؤ کے درمیان فرق کو مزید سمجھنے کے لیے، مان لیجیے کہ ایک نل سے کسی حوض کو بھرا جا رہا ہے۔نل سے فی منٹ جتنا پانی حوض میں بھرا جا رہا ہے وہ بہاؤ ہے لیکن جتنا پانی حوض میں کسی وقت خاص میں دستیاب ہوتا ہے، وہ اسٹاک ہے۔

اب ہم آخری ماحصل کی پیمائش کی بحث کا ذکر کرتے ہیں، ہمارے آخری ماحصل کا وہ حصہ جو اشیا اصل (Capital Goods) پر مشتمل ہوتا ہے، کسی معیشت کی مجموعی سرمایہ کاری کی تشکیل کرتا ہے[1]۔ یہ مشینیں، اوزار اور عمارتیں، ساز وسامان دفتر گودام یا سڑکیں، پل، ہوائی اڈے یا بندرگاہ وغیرہ ہو سکتے ہیں۔لیکن ایک سال میں تیار ساری اصل اشیا پہلے سے موجود پونجی اسٹاک میں مزید اضافہ نہیں کرتیں۔ اشیا اصل کے موجودہ ماحصل کا ایک اہم حصہ موجود اشیا اصل کے اسٹاک جزو کے رکھ رکھاؤ یا پرزوں کے بدلنے میں چلا جاتا ہے ایسا اس لیے ہے کہ پہلے موجودہ پونجی اسٹاک میں ٹوٹ پھوٹ ہوتی ہے او اس کے رکھ رکھاؤ اور بدلنے کی ضرورت ہوتی ہے۔اشیا اصل کا ایک حصہ جو اس سال تیار ہوتا ہے۔وہ موجودہ اشیا اصل کو بدلنے میں چلا جاتا ہے اور پہلے سے موجود اشیا اصل کے اسٹاک میں اضافہ نہیں کرتا اور خالص سرمایہ کی پیمائش کرنے کے لیے مجموعی سرمایہ کاری سے اس کی قدر کو گھٹانے کی ضرورت ہوتی ہے۔اشیا اصل کی حسب معمول ٹوٹ پھوٹ کے مطابق مجموعی سرمایہ کاری کی قدر سے جو حذف ہوتا ہے اسے **فرسودگی** (Depreciation) کہا جاتا ہے۔

1۔ماہرین معاشیات نے سرمایہ کاری کی اس طرح تعریف کی ہے۔اسے سرمایہ کاری کے عام مفہوم کے ساتھ نہیں جوڑا جانا چاہیے جس کا اظہار زر کے استعمال کے ذریعہ مادی یا مالیاتی اثاثوں کو خریدنے کے لیے کیا جاتا ہے۔اس طرح اصطلاح سرمایہ کاری کے اس استعمال کا شیئروں یا جائداد کی خریداری یہاں تک کہ بیمہ پالیسی کے ساتھ بھی ماہرین معاشیات کے ذریعہ تعریف کی گئی سرمایہ کاری سے کچھ لینا دینا نہیں ہے۔ہمارے لیے سرمایہ کاری ہمیشہ پونجی کی تشکیل ہے یعنی پونجی اسٹاک میں مجموعی یا خالص اضافہ ہے۔

لہٰذا معیشت میں پونجی اسٹاک میں نئے اضافے کی پیائش خالص سرمایہ کاری یا نئے تشکیل اصل کے ذریعہ کیا جاتا ہے۔ جسے اس طرح ظاہر کرتے ہیں۔

خالص سرمایہ کاری = کل سرمایہ کاری – فرسودگی

اب ہم فرسودگی کی اصطلاح کا تفصیلی جائزہ لیں۔ مان لیجیے کوئی فرم مشین میں سرمایہ کاری کرتی ہے۔ یہ مشین اگلے 20 سالوں تک کام کر سکتی ہے، جس کے بعد اس کی مرمت یا اسے بدلنے کی ضرورت ہو سکتی ہے۔ جسے ہم اس طرح سمجھ سکتے ہیں کہ اگر ہر ایک سال کے پیداواری عمل میں مشین کو بتدریج بھرپور استعمال کیا جاتا رہا تو ہر ایک سال اس کی حقیقی قدر میں 20 ویں حصے کے برابر فرسودگی پیدا ہوتی ہے۔ لہٰذا 20 سال کے بعد بدلنے کے لیے تھوک سرمایہ کاری پر غور کرنے کے بجائے ہم ہر سال سالانہ فرسودگی پر غور کر سکتے ہیں۔ یہ ایک عام مفہوم ہے جس میں اصطلاح فرسودگی کا استعمال کیا گیا ہے اور اس کا تصور موجود ہے، وہ یہ کہ ایک خالص شے اصل کی متوقع مدت عمل کیا ہے جیسے مشین کی ہماری مثال میں بیس سال ہے، فرسودگی اس طرح شے کی اصل [2] کی ٹوٹ پھوٹ کا سالانہ الاؤنس ہے۔ دوسرے لفظوں میں یہ شے کی لاگت ہے جسے اس کی کارآمد زندگی سالوں کے تعداد سے تقسیم کیا جاتا ہے۔[3]

غور کرنے کی بات یہ ہے کہ فرسودگی ایک حسابی تصور ہے۔ کوئی حقیقی خرچ دراصل ہر سال واقع نہیں ہوتا ہے لیکن فرسودگی کا حساب سالانہ طور پر لگایا جاتا ہے۔ کسی معیشت میں مختلف طرح کی مشینوں کا استعمال ہوتا ہے۔ ہزاروں کاروباری ادارے عموماً کسی ایک سال میں بڑی مقدار میں انھیں بدلنے پر رقم خرچ کرتے ہیں لہٰذا ہم واقعی یہ تصور کر سکتے ہیں کہ حقیقی بدلی اخراجات کا بہاؤ یکساں ہوگا جو اس معیشت میں ہونے والی سالانہ فرسودگی کی مقدار کے حساب سے کم و بیش میل کھائے گا۔

اگر ہم کسی معیشت میں تیار کل آخری ماحصل پر ایک نظر ڈالیں تو ہم دیکھیں گے کہ اس میں صارف اشیا، خدمات اور اصل اشیا کے برآمد ہوتے ہیں۔ صارف اشیا سے معیشت کی پوری آبادی کا صرف جاری رہتا ہے۔ صارف اشیا کی خرید ان اشیا پر خرچ کرنے کی لوگوں کی قوت پر مبنی ہوتی ہے جو ان کی آمدنی پر منحصر ہوتی ہے آخری اشیا کا دوسرا حصہ اشیائے اصل ہے جس کی خرید کاروباری یا مہم جو کاروباری یا صنعت میں رکھ رکھاؤ کے لیے یا اپنی پونجی کے اسٹاک میں اضافہ کے لیے کرتے ہیں تاکہ ان کی پیداوار کا بہاؤ قائم رہے یا اس میں وسعت ہو۔ ایک مخصوص مدت میں جیسے کسی ایک سال میں آخری اشیا کی کل پیداوار چاہے تو صرف کی شکل میں ہو یا سرمایہ کاری کی صورت میں اس طرح ایک تصفیہ قائم ہوتا ہے۔ اگر کسی معیشت میں آخری اشیا کی رواں پیداوار میں صارف اشیا کی پیداوار زیادہ ہوگی تو اس کی سرمایہ کاری اشیا کم پیدا ہوگی اور اس کے برعکس بھی ہو سکتا ہے۔

2۔ فرسودگی غیر متوقع یا اچانک ہونے والی بربادی یا پونجی کے غلط استعمال جو کہ حادثہ، قدرتی آفات یا پھر اس طرح کی دیگر بیرونی صورت حال کے سبب پیدا ہوتی ہے ان سے متعلق نہیں ہوتی ہے۔

3۔ اس کے بجائے یہاں ہم اثاثوں کی اصل قدروں کی بنیادی فرسودگی کا ایک عام مفروضہ قائم کر رہے ہیں کہ فرسودگی کی شرح مستقل ہے حقیقی عمل میں فرسودگی کی شرح کے دیگر طریقے ہو سکتے ہیں۔

عام طور پر یہ دیکھا گیا ہے کہ اشیا اصل جتنی کارگزار ہوگی اشیا کی پیداوار کے لیے اتنی ہی محنت کی پیداوار زیادہ ہوگی۔ روایتی بنکر کو ایک ساڑی بنانے میں مہینوں لگیں گے لیکن جدید مشینری کے ذریعہ ایک دن میں ہزاروں ساڑیاں تیار کی جاتی ہیں پرامڈ یا تاج محل جیسی عظیم تاریخی یادگاروں کو بنانے میں دسیوں سال لگے لیکن جدید تعمیراتی مشینری سے کچھ ہی سالوں میں آسمان کو چھونے والی عمارتیں بنائی جاسکتی ہیں۔ اشیا اصل کی نئی قیمتوں کی زیادہ پیداوار کی وجہ سے صارف اشیا کے زیادہ پیداوار میں مدد ملے گی۔

لیکن یہاں ہم کیا خود باہم متناقض نہیں ہورہے ہیں؟ پہلے ہم نے دیکھا کہ ایک معیشت میں آخری اشیا کی کل ماحصل کا ایک چھوٹا حصہ صرف کی اشیا کے لیے دستیاب ہوتا ہے، جب کہ پیداوار کا زیادہ تر حصہ اشیا اصل کی پیداوار میں صرف ہوتا ہے اور اب ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ زیادہ اصل اشیا کا مطلب زیادہ صرفی اشیا ہے۔ گرچہ یہاں کوئی نقصان نہیں ہے۔ یہاں جس چیز کی اہمیت ہے وہ ہے وقت۔ ایک مخصوص مدت میں معیشت کی پیداوار کی دی گئی سطح پر، یہ صحیح ہے کہ اگر اصل اشیا کی پیداوار زیادہ ہوگی تو صرفی اشیا کی پیداوار کم ہوگی۔ لیکن زیادہ اصل اشیا کی پیداوار سے مراد یہ ہے کہ مستقبل میں محنت کشوں کے پاس کام کرنے کے لیے زیادہ اصل اشیا دستیاب ہوں گی۔ ہم نے دیکھا ہے کہ اس کے نتیجے میں معیشت میں اشیا کی پیداوار کی زیادہ صلاحیت ہوگی اور زیادہ اشیا تعداد میں محنت کش پیداوار کرتے ہیں۔ جب ہم اسی کا موازنہ کم اصل اشیا کی پیداوار سے کرتے ہیں تو یہ کل پیداوار زیادہ ہوتی ہے۔ اگر کل پیداوار ہے زیادہ تو یقیناً صرفی پیداوار اشیا کی مقدار زیادہ ہوجائے گی۔ اس طرح معاشی دور نہ صرف اصل اشیا کی زیادہ پیداوار ہی نہیں کرتا بلکہ اس میں توسیع بھی کرتا ہے۔ یہ ممکن ہے کہ بحث میں دوسرے دوری بہاؤ (روانی) کو بھی ہم شامل کرسکتے ہیں۔

چونکہ ہم بازار کے لیے پیدا کی جانے والی سبھی اشیا اور خدمات کی بات کررہے ہیں تو اہم عامل جو ایسی فروخت کو ممکن بناتا ہے وہ ہے ایسی اشیا کے لیے مانگ جس کو قوت خرید کی تائید حاصل ہوتی ہے۔ کسی کے پاس اشیا کو خریدنے کی ضروری استعداد ہونی چاہیے۔ ورنہ اشیا کے لیے کسی کی ضرورت کو بازار کے ذریعہ منظوری حاصل نہیں ہوتی ہے۔

ہم نے اوپر پہلے ہی بحث کی ہے کہ کسی کی اشیا خریدنے کی استعداد آمدنی سے پیدا ہوتی ہے جو کوئی ایک مزدور کے طور پر (مزدوری حاصل کرنے کے طور پر) یا کاروباری مہم جو کے طور پر (منافع کمانے کے طور پر) یا زمین کے مالک کے طور پر (لگان یا کرایہ حاصل کرنے کے طور پر) یا پونجی کے مالک کے طور پر (سود کمانے کے طور پر) کماتا ہے۔ مختصراً پیداوار کے عوامل کے طور پر لوگ جو آمدنی حاصل کرتے ہیں، ان کا استعمال وہ شے اور خدمات کی اپنی مانگ کی تکمیل کے لیے کرتے ہیں لہٰذا ہم یہاں ایک دوری بہاؤ دیکھ سکتے ہیں جس میں بازار کے ذریعہ آسانی پیدا ہوتی ہے۔

چنانچہ ہم اسے آسان طور پر پیش کریں گے، پیداواری عمل کو چلانے کے لیے پیداوار کے عوامل کی مانگ جو فرم کرتی ہے، اس سے لوگوں کی ادائیگیوں کی تخلیق ہوتی ہے، نتیجتاً اشیا اور خدمات کی لوگوں کی مانگ سے فرموں کے لیے ادائیگی کی تخلیق ہوتی ہے اور اس سے ان کے ذریعہ تیار مصنوعات کی فروخت ہوتی ہے۔

لہٰذا صرف اور پیداوار کا سماجی عمل پیچیدہ طور پر ایک دوسرے سے جڑے ہوتے ہیں اور درحقیقت ایک دائری علت یا سبب واقع ہوتا ہے۔ کسی معیشت میں پیداوار کا عمل پیداوار میں حصہ لینے والے عوامل کے لیے آمدنی فراہم کرتا ہے اور پیداوار کی برآمد کی شکل میں اشیا اور خدمات کی تخلیق ہوتی ہے اور اس طرح تخلیق کی گئی آمدنی سے آخری صرفی اشیا کو خریدنے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے اور اس طرح کاروباری مہم جو کے ذریعہ ان کی فروخت ممکن ہوتی ہے جو ان کی پیداوار کا بنیادی مقصد ہوتا ہے۔ پیداواری عمل میں تخلیق شدہ اشیا اصل بھی ان کے

پیداکاروں کو آمدنی، مزدوری کا منافع وغیرہ کمانے کا اسی انداز میں اہل بناتی ہیں۔ اشیا اصل سے کسی معیشت کے پونجی اسٹاک میں یا تو اضافہ ہوتا ہے یا اسٹاک قائم رہتا ہے اوراس سے دیگر اشیا کی پیداوار ممکن ہوتی ہے۔

2.2 آمدنی کی دائری روانی اور قومی آمدنی کے شمار کے طریقے
(CIRCULAR FLOW OF INCOME AND METHODS OF CALCULATING NATIONAL INCOME)

پچھلے سیکشن میں معیشت کے بارے میں جو بیان کیا گیا، اس سے ہم یہ جاننے کے اہل ہو گئے ہیں کہ کوئی سادہ معیشت والی حکومت، بیرونی تجارت یا کسی بچت کے بغیر کس طرح کام کر سکتی ہے۔ جیسا کہ ہم نے پہلے ہی ذکر کیا ہے کہ اشیا اور خدمات کی پیداوار کے دوران چار طرح کے بنیادی اشتراک کیے جا سکتے ہیں۔(a) انسانی محنت کے ذریعہ کیا گیا اشتراک جس کا معاوضہ مزدوری کہلاتا ہے۔(b) پونجی کا اشتراک جس کا معاوضہ سود ہے(c) کاروباری مہم جوئی کا اشتراک جس کا معاوضہ منافع ہے(d) معین قدرتی وسائل (جسے زمین کہا جاتا ہے) کا اشتراک جس کا معاوضہ لگان ہے۔

اس تسہیل شدہ معیشت میں صرف ایک طریقہ ہے جس میں خاندان یا اہل خاندان اپنی آمدنی کو صرف کر سکتے ہیں یعنی وہ اپنی پوری آمدنی کو گھریلو فرموں کے ذریعہ پیدا شدہ اشیا اور خدمات پر صرف کر سکتے ہیں۔ ان کی آمدنی کے خرچ کرنے کے دیگر ذرائع بند ہوتے ہیں : ہم نے یہ فرض کیا ہے کہ اہل خانہ بچت نہیں کرتے۔ حکومت کو ٹیکس نہیں ادا کرتے کیونکہ یہاں کوئی حکومت نہیں ہے اور نہ ہی وہ درآمد کی ہوئی اشیا خریدتے ہیں کیونکہ سادہ معیشت میں کوئی بیرونی تجارت نہیں ہوتی۔ دوسرے لفظوں میں پیداوار کے عوامل اپنے معاوضے کا استعمال ان اشیا اور خدمات کی خرید میں کرتے ہیں جن کی پیداوار میں وہ معاون ہوتے ہیں۔ معیشت کے اہل خانہ کے ذریعہ مجموعی صرف فرموں کے ذریعہ پیدا اشیا اور خدمات پر ہوئے کل مصارف کے برابر ہوتا ہے۔ لہٰذا فروخت کے محاصل کی شکل میں معیشت کی کل آمدنی پیداکاروں کے پاس پھر واپس آ جاتی ہے۔ اس نظام میں کسی طرح کا رساؤ نہیں ہوتا یعنی فرم کے ذریعہ عامل ادائیگیوں (جو کہ پیداوار کے چار عوامل کے ذریعہ کمایا گیا کل معاوضہ ہے) کی شکل میں تقسیم کی گئی مقدار کی کل اور ان کے ذریعہ فروخت محاصل کی شکل میں کل مجموعی صرفی اخراجات کے درمیان کوئی فرق نہیں ہوتا۔

اگلی مدت میں فرمیں اشیا اور خدمات کی ایک بار پھر پیداوار کرتی ہیں اور پیداوار کے عوامل کو معاوضہ ادا کرتی ہیں۔ ان معاوضوں کا استعمال پھر اشیا اور خدمات کی خرید کے لیے ہوگا۔ لہٰذا ہم تصور کر سکتے ہیں کہ معیشت کی کل آمدنی ہر سال دو شعبوں، فرموں اور اہل خاندان کے درمیان دائری راہ پر رواں رہے گی۔ اسے شکل 2.1 میں ظاہر کیا گیا ہے۔ جب آمدنی کو فرم کے ذریعہ پیدا اشیا اور خدمات پر خرچ کیا جاتا ہے تو یہ کل خرچ کی شکل میں فرموں کے ذریعہ حاصل کیا جاتا ہے۔ چونکہ اخراجات کی قدر اشیا اور خدمات کے برابر ہونی چاہیے اس لیے ہم کل آمدنی کی پیمائش فرم کے ذریعہ پیدا کی گئی اشیا اور خدمات کی کل قدر کو شمار کر کے کرتے ہیں۔ جب فرم کے ذریعہ حاصل کیے گئے کل محاصل کے ادائیگی پیداوار کے عوامل کے ذریعہ کی جاتی ہے تو یہ کل آمدنی کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔

شکل 2.1 میں سب سے اوپر تیر جو خاندان کو فرم سے جوڑتی ہے فرم کے ذریعہ تیار کی گئی اشیا اور خدمات کی خرید پر خاندان یا اہل خاندان کے خرچ کو ظاہر کرتی ہے۔ دوسرا تیر جو فرم کو خاندان سے جوڑتا ہے اوپر کے تیر کے مشابہ ہے۔ یہ فرم سے خاندان کی طرف رواں شے اور خدمات کو بتاتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں یہ وہ روانی ہے جو کہ خاندان خرچ کر کے فرموں سے حاصل کرتے ہیں۔ مختصراً اوپر سے دو تیر اشیا اور خدمات کے بازار کو ظاہر کرتے ہیں۔ اوپر کا تیر اشیا اور خدمات کی ادائیگی کے بہاؤ کو، نیچے کا تیر اشیا اور خدمات کے بہاؤ کو ظاہر

کرتا ہے۔ اسی طرح شکل کے نچلے حصے کے دو تیر پیداوار اور بازار کے عوامل کو ظاہر کرتے ہیں۔ سب سے نیچے جو خاندان کو فرم سے جوڑتا ہے، خاندان کے ذریعہ فرم کو فراہم کی گئی خدمات کی تاویل کرتا ہے۔ ان خدمات کو استعمال کر کے فرم برآمد کی تخلیق کرتی ہے۔ اس کے اوپر کا تیر جو فرم کو خاندان سے جوڑتا ہے، فرم کے ذریعہ خاندان کو ان کی خدمات کے لیے کی گئی ادائیگیوں کو ظاہر کرتا ہے۔
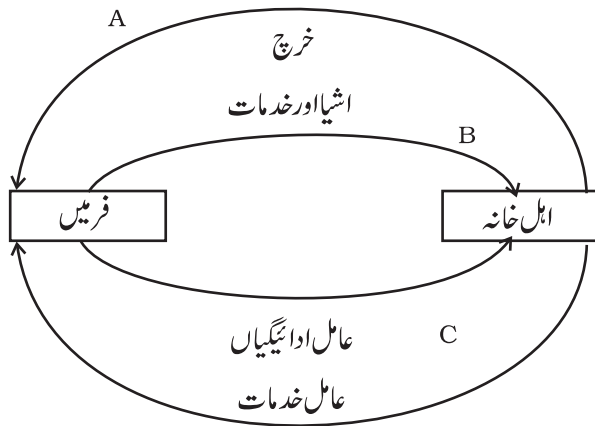
شکل 2.1: سادہ معیشت میں آمدنی کی دائری روانی

شے اور خدمات کی کل قدر کو ظاہر کرتے ہوئے زر کی ایک ہی قدر دائری راہ پر حرکت کرتی ہے۔ اگر ہم شے اور خدمات کی کل قدروں کا ایک سال کے دوران شمار کرنا چاہیں تو ڈائیگرام میں ظاہر کسی بھی نقطہ دار خط پر واقع روانی کی سالانہ قدر کی پیائش کر سکتے ہیں۔ اگر ہم سبھی فرموں کے ذریعہ تیار شدہ آخری اشیا اور خدمات کی کل قدر کا تعین کرتے ہوئے (A پر) روانی کی پیائش کر سکتے ہیں۔ یہ طریقۂ، طریقۂ اخراجات کہلاتا ہے۔ اگر ہم (B پر) سبھی فرموں کے ذریعہ اشیا اور خدمات کی کل قدروں کی پیائش کرتے ہیں تب یہ طریقہ، طریقۂ پیداوار کہلاتا ہے۔ (C پر) سبھی عوامل کی ادائیگیوں کی کل جمع کی پیائش طریقۂ آمدنی کہلاتا ہے۔

مشاہدہ کیجیے کہ معیشت کا کل خرچ پیداوار کے عوامل کے ذریعہ کمائی گئی آمدنی کے برابر ہوتا ہے (A اور C پر روانی یکساں ہے)۔ اب مان لیجیے کہ کسی وقت خاص میں خاندان فرموں کے ذریعہ تیار کردہ شے اور خدمات پر زیادہ خرچ کرنے کا فیصلہ لیتے ہیں۔ کچھ دیر کے لیے، ہم اس سوال کو چھوڑ دیں کہ اضافی خرچ کے لیے ان کے پاس زر کہاں سے آئے گا، کیونکہ وہ پہلے ہی اپنی پوری آمدنی خرچ کر چکے ہیں (وہ اضافی خرچ کے لیے ادھار لے سکتے ہیں)۔ اب اگر وہ اشیا اور خدمات پر زیادہ خرچ کرتے ہیں تو فرم اس اضافی مانگ کی رسد کے لیے زیادہ پیداوار کرے گی۔ چونکہ وہ زیادہ پیداوار کریں گی، اس لیے فرموں کو پیداوار کے عوامل کو اضافی معاوضہ دینا چاہیے زر کی کتنی زائد رقم کی ادائیگی فرمیں کریں گی؟ اضافی ادائیگیاں تیار شدہ اضافی اشیا اور خدمات کی قدر کے برابر ہونی چاہئیں۔ اس طرح خاندان کو آخر کار اضافی آمدنی حاصل ہوگی جس سے اسے اپنے ابتدائی اضافی خرچ کی بھرپائی کرنے میں مدد ملے گی۔ دوسرے لفظوں میں، خاندان ابتدائی طور پر اضافی خرچ کرنے کا فیصلہ لے سکتے ہیں جو ان کے ذرائع سے زیادہ ہوگی اور آخر میں ان کی آمدنی اتنی ہی بڑھے گی جتنا کہ اسے اضافی خرچ کے لیے ضرورت ہوگی۔ دوسرے لفظوں میں یوں کہہ سکتے ہیں کہ کوئی معیشت آمدنی کی موجودہ سطح سے زیادہ خرچ کرنے کا فیصلہ لے سکتی ہے۔ لیکن ایسا کرنے سے اس کی آمدنی آخر کار خرچ کی اعلیٰ سطح کے ساتھ یکساں طور پر بڑھے گی یہ پہلی نظر میں تھوڑا متناقض لگ سکتا ہے لیکن آمدنی چونکہ ایک دائری انداز میں حرکت کرتی ہے، اس لیے یہ بتانا مشکل نہیں ہے کہ ایک نقطہ پر روانی میں اضافے سے سبھی سطحوں پر روانی یا بہاؤ میں اضافہ ہوگا۔ یہ اکیلے معاشی ایجنٹ (بالغرض ایک خاندان) کا رویہ کل معیشت کے کام سے کیسے مختلف ہے، اس کی ایک اور مثال ہے۔ اول الذکر میں خاندان کی انفرادی آمدنی سے خرچ محدود رہتا ہے۔ یہ کبھی نہیں ہوسکتا ہے کہ ایک مزدور زیادہ خرچ کرنے کا فیصلہ لے اور اس سے اس کی آمدنی میں مساوی اضافہ ہو۔ ہم اگلے باب میں اسے زیادہ تفصیل سے پڑھیں گے کہ کس طرح زیادہ فی الجملہ اخراجات سے، آمدنی میں تبدیلی تیزی سے ہوتی ہے؟
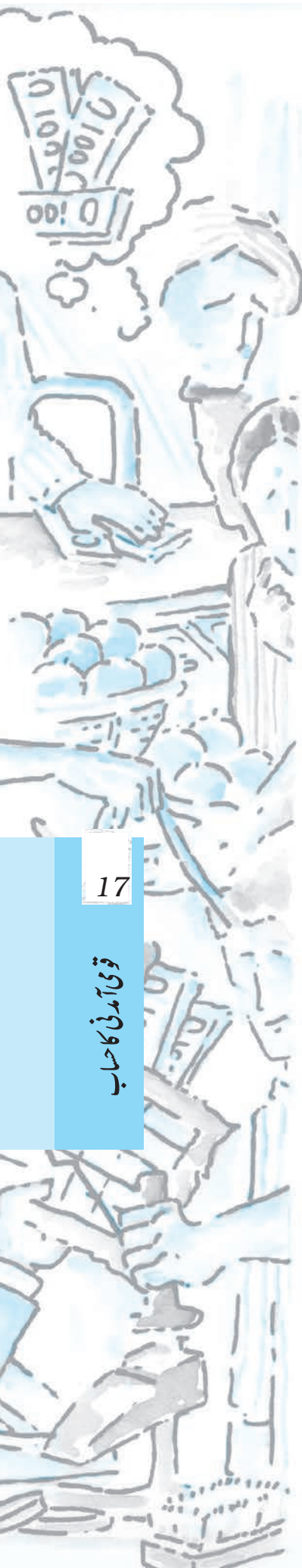
معیشت کی درج بالا سرسری توضیح بالا تفاق ایک سادہ معیشت کے طور پر مانی جاتی ہے۔ایسی کہانی جو ایک خیالی معیشت کی فعالیت کو بیان کرتی ہے اسے کلی معاشی ماڈل کہا جاتا ہے۔ظاہر ہے کہ ماڈل میں حقیقی معیشت کا تفصیل سے بیان نہیں ہوتا۔مثال کے طور پر ہمارے ماڈل میں یہ مان لیا جاتا ہے کہ خاندان بچت نہیں کرتے ہیں،حکومت نہیں ہوتی اور دیگر ملکوں سے تجارت نہیں ہوتی۔اگر چہ ماڈلوں میں معیشت کا ہر ہر لمحہ تفصیل سے بیان کرنا ضروری نہیں سمجھا گیا ہے لیکن ان کا مقصد معاشی نظام کے طریقۂ عمل کی ضروری خصوصیات کو نمایاں کرنا ہی ہے۔لیکن یہاں یہ احتیاط برتنی ہوگی کہ مواد کی تسہیل اس طرح نہ ہو کہ معیشت کی لازمی فطرت کی غلط نمائندگی ہو۔معاشیات معاشی ماڈلوں سے بھرپور ایک مضمون ہے۔اس کتاب میں کئی ماڈلوں کو پیش کیا جائے گا۔ایک ماہر معاشیات کا کام یہ دکھانا ہے کہ کون سا ماڈل کسی حقیقی زندگی کی صورت حال میں قابل اطلاق ہوسکتا ہے۔

اگر ہم اوپر بیان کیے گئے آسان ماڈل میں تبدیلی کریں اور بچت کو لیں تو اس سے یہ خصوصی نتیجہ بدل جائے گا کہ معیشت کی آمدنی کا کل تخمینہ ناقابل تبدیل ہوگا۔خواہ اس کا شمار A,B یا C کسی صورت میں کیا جائے۔اس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ نتیجہ بنیادی طریقے سے نہیں بدلتا۔نظام کتنا پیچیدہ کیوں نہ ہو،تینوں طریقوں سے تخمینہ کردہ اشیا اور سالانہ پیداوار ایک سی ہوں گی۔ہم نے دیکھا کہ کسی معیشت میں اشیا اور خدمات کی کل قدر کا شمار تین طریقوں سے کیا جاسکتا ہے۔اب ہم ان شماریات کا تفصیلی مراحل میں ذکر کریں گے۔

ہم نے دیکھا کہ کسی معیشت میں پیدا کی جانے والی اشیا اور خدمات کی مجموعی قدر کو تین طریقوں سے شمار کیا جاسکتا ہے۔اب ہم اس شمار کے تفصیلی اقدامات کے بارے میں بحث کریں گے۔

2.2.1 مصنوعات یا اضافی قدر کا طریقہ (The Product or Value Added Method)

پیداواری طریقے میں ہم تیار اشیا اور خدمات کی سالانہ قدر کا شمار کرتے ہیں (اگر ایک سال وقت کی اکائی ہو)۔اس کا شمار کیسے کیا جائے؟ کیا ماہرین معیشت کی سبھی فرموں کے ذریعہ تیار کی گئی اشیا اور خدمات کو جمع کرتے ہیں؟ ان سوالات کو سمجھنے میں درج ذیل مثال سے مدد ملے گی۔

مان لیجیے کہ معیشت میں صرف دو طرح کی پیداکار ہیں۔وہ گیہوں کے پیداکار (کسان) اور بریڈ بنانے والے (Bakers) ہیں۔گیہوں کے پیداکار گیہوں اگاتے ہیں اور انھیں انسانی محنت کے علاوہ کسی طرح کی درآمد کی ضرورت نہیں ہوتی ہے۔وہ گیہوں کا کچھ حصہ بریڈ بنانے والے کو فروخت کرتے ہیں۔بریڈ بنانے والے کو بریڈ کی پیداوار میں گیہوں کے علاوہ دیگر کسی کچے مال کی ضرورت نہیں ہوتی ہے۔مان لیجیے کہ ایک سال میں کسانوں کے ذریعہ گیہوں کی جو پیداوار کی گئی ہے اس کی قیمت 100 روپے ہے۔اس میں سے وہ 50 روپے کا گیہوں بیکری والے کو فروخت کرتے ہیں۔بیکری والے گیہوں کی اس مقدار کا استعمال کر کے ایک سال کے دوران 200 روپے کی بریڈ بناتے ہیں۔معیشت میں کل پیداکار کی قیمت کتنی ہے؟ اگر ہم شعبوں کی پیداوار کی قدروں کی جمع آسان طریقے سے نکالیں تو ہم 200 روپے (بیکری والوں کی پیداوار کی قیمت) اور 100 روپے (کسانوں کی پیداوار کی قیمت) کو جوڑ دیں گے تو نتیجہ 300 روپے آئے گا۔

تھوڑی سی غور وفکر کے بعد ہم دیکھیں گے کہ کل پیداوار کی قیمت 300 روپے نہیں ہے۔کسان 100 روپے کے گیہوں کی پیداوار کرتا ہے جس کے لیے اسے کسی طرح کے درآمدات کے مدد کی ضرورت نہیں ہوتی ہے۔لہٰذا کسان جائز طور پر پورے 100 روپے کے

اشتراک کا حق دار ہے۔لیکن یہ بات بیکری والوں کے بارے میں سچ نہیں ہے۔بیکری والوں کو اپنی بریڈ کی پیداوار کے لیے 50 روپے کا گیہوں خریدنا پڑتا ہے۔200 روپے کا بریڈ جس کی وہ پیداوار کرتے ہیں، اس میں ان کا پوری طرح اشتراک نہیں ہے۔بیکری والوں کے خالص اشتراک کے شمار کے لیے ہمیں گیہوں کی قیمت کو گھٹانا ہوگا جو کہ وہ کسان سے خریدتے ہیں۔اگر ہم ایسا نہیں کریں گے تو دوہرے شمار کی غلطی ہوجائے گی۔کیونکہ گیہوں کی 50 روپے کی قیمت کا شمار دوبار ہوجائے گا۔پہلی بار تو اس کا شمار کسانوں کے ذریعہ کی گئی پیداوار ماحصل کے حصے کے طور پر ہوگا۔دوسری بار اس کا شمار بیکری والوں کے ذریعہ تیار کی گئی بریڈ میں گیہوں کی منسوب قیمت کی شکل میں ہوگا۔

لہٰذا بیکروں کا خالص اشتراک 150=50-200 روپیہ ہے۔لہٰذا اس سادہ معیشت میں اشیا کی کل پیداوار 100 روپیہ (کسانوں کا خالص اشتراک)+150 روپیہ (بیکروں کا خالص اشتراک)250 روپیہ ہے۔

فرم کے خالص اشتراک کو ظاہر کرنے کے لیے جس اصطلاح کا استعمال کیا جاتا ہے۔اسے اضافۂ قدر کہا جاتا ہے۔ہم نے دیکھا کہ کوئی فرم دوسری فرم سے جو کچا مال خریدتی ہے۔اس کو پیداواری عمل میں پوری طرح صرف کرلیا جاتا ہے انھیں درمیانی اشیا کہا جاتا ہے۔لہٰذا کسی فرم کی اضافۂ قدر فرم کی پیداوار کی قیمت–فرم کے ذریعہ استعمال شدہ درمیان اشیا کی قیمت ہے۔فرم کی اضافۂ قدر کی تقسیم پیداوار کے چاروں عوامل میں کی جاتی ہے۔یہ عوامل ہیں: محنت، پونجی، کاروباری مہم جوئی اور زمین۔اس لیے ایک فرم کے ذریعہ ادا کی گئی مزدوری، سود، منافع اور لگان کو اضافۂ قدر میں جوڑا جانا چاہیے۔اضافۂ قدر ایک رواں متغیرہ ہے۔

درج بالا مثالوں کو جدول 2.1 کی شکل میں دیکھا جاسکتا ہے۔

جدول 2.1: پیداوار، درمیانی اشیا اور اضافۂ قدر

	کسان	بیکری والا
کل پیداوار	100	200
استعمال کی گئی درمیانی اشیا	0	50
اضافۂ قدر	100	200–50=150

یہاں پر سبھی متغیرات کا اظہار زر کی شکل میں کیا گیا ہے۔ہم یہاں درج فہرست مختلف متغیرات کی قدر شناسی کے لیے اشیا کی بازاری قیمت پر غور کرسکتے ہیں۔ہم پیداوار کے سلسلے میں اور زیادہ عوامل کو شامل کرسکتے ہیں اور اسے زیادہ حقیقی اور پیچیدہ بنا سکتے ہیں۔مثال کے طور پر، کسان گیہوں کی پیداوار کے لیے فرٹلائیزروں یا کیڑے مار ادویات کا استعمال کرسکتے ہیں۔ان درآمدات کی قیمت کو گیہوں کی برآمد کی قیمت سے گھٹانا ہوگا یا بیکری والے بریڈ ریسٹورینٹ کو فروخت کرسکتے ہیں جس کی اضافۂ قدر کا شمار درمیانی اشیا کی قیمت کو گھٹا کر (بریڈ کے معاملے میں) کرنا ہوگا۔

ہم نے پہلے ہی فرسودگی کا تعارف کرایا ہے، جسے قائم اصل کے صرف کے طور پر بھی جانا جاتا ہے۔چونکہ پیداوار کے عمل کو انجام دینے کے لیے استعمال کی جانے والی پونجی میں ٹوٹ پھوٹ ہوتی ہے۔پونجی کی قدر کو قائم رکھنے کے لیے پیداکار کو بدل سرمایہ کاری کرنی پڑتی ہے۔بدل سرمایہ کاری پونجی کی فرسودگی ہی ہے۔اگر ہم اضافۂ قدر میں فرسودگی کو شامل کرتے ہیں تو ہمیں اضافۂ قدر کی جو پیمائش حاصل ہوگی اسے کل اضافۂ قدر کہا جاتا ہے۔اگر ہم کل اضافۂ قدر سے فرسودگی کو گھٹائیں تو خالص اضافۂ قدر حاصل ہوتا ہے۔کل اضافۂ قدر

کے برعکس خالص اضافۂ قدر میں پونجی کی ٹوٹ پھوٹ شامل نہیں ہے۔مثال کے طور پر کوئی فرم سالانہ 100 روپے قیمت کی پیداوار کرتی ہے اس سال 20 روپے کی درمیانی اشیا کا استعمال کیا جاتا ہے اور پونجی صرف کی قدر 10 روپے ہے تو فرم کی کل اضافۂ قدر 100 – 20=80 روپے سالانہ ہوگی۔خالص اضافۂ قدر–100– 10– 20=70 روپے سالانہ۔

غور کیجیے کہ اضافۂ قدر شمار کرتے وقت فرم کی پیداوار کی قدر شمار کی جاتی ہے۔لیکن فرم اپنی ساری پیداوار کو فروخت نہیں کر پاتی ہے۔ اس صورت میں سال کے آخر میں اس کے پاس کچھ غیر فروخت شدہ اسٹاک ہوگا۔اس کے برعکس ایسا بھی ہوسکتا ہے فرم کے پاس پیداوار شروع کرنے سے پہلے کچھ غیر فروخت شدہ اسٹاک موجود ہو سال کے دوران فرم کے ذریعہ بہت کم پیداوار ہوگی لیکن اس سال کے شروع میں جو اسٹاک اس کے پاس تھا۔اسے فروخت کر کے بازار میں مانگ کی تکمیل ہوگی۔ہم ان اسٹاکوں کے ساتھ کیا برتاؤ کریں گے جو کوئی فرم ارادتاً یا نہ چاہتے ہوئے اپنے پاس رکھتی ہے؟ مزید برآں ہم یہ بھی یاد رکھیں کہ ایک فرم دوسری فرم سے کچا مال خریدتی ہے۔ کچے مال کا وہ حصہ جو پورا صرف ہوجاتا ہے اسے درمیانی شے کے طور پر زمرہ بند کیا جاتا ہے اس حصے کا کیا ہوتا ہے جس کا پوری طرح استعمال نہیں ہوتا ہے؟

معاشیات میں غیر فروخت شدہ اشیا یا نیم تیار شدہ اشیا یا کچے مال کا اسٹاک جو کوئی فرم ایک سال سے اگلے سال تک رکھتی ہے، اسے مال نامہ (Inventory) کہتے ہیں۔مال نامہ ایک اسٹاک متغیرہ ہے۔سال کے شروع میں اس کی کم قدر ہوسکتی ہے اور سال کے آخر میں اس کی زیادہ قدر ہوسکتی ہے اس صورت میں، مال نامہ میں اضافہ (ذخیرہ) ہوتا ہے۔اگر مال نامہ کی قدر سال کے شروع کے مقابلے سال کے آخر میں کم ہو تو مال نامہ میں کمی (غیر جمع کاری) ہوتی ہے۔لہٰذا ہم یہ نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں کہ ایک سال کے دوران کسی فرم کے مال نامے میں تبدیلی ≡ سال کے دوران فرم کی پیداوار–سال کے دوران فرم کی فروخت۔

نشان ' ≡ 'مماثلہ کو ظاہر کرتا ہے۔مساوات ('=') نشان کے برعکس مماثلہ نشان میں دائیں طرف کی اشیا اور بائیں طرف کی اشیا کے درمیان مساوات نہیں دیکھی جاتی بلکہ مماثلت ہمیشہ ان سے قطع نظر ہوتی ہے مثال کے طور پر ہم $4 \equiv 2 + 2$ لکھ سکتے ہیں کیونکہ یہ ہمیشہ صحیح ہے لیکن $2 \times x = 4$ ہمیں ضرور لکھنا چاہیے کیونکہ x کی ایک خاص مقدار کو 2 سے ضرب کرنے پر حاصل 4 ہوتا ہے (یعنی جب $x = 2$) ہمیشہ نہیں۔$2 \times x \equiv 4$ ہم نہیں لکھ سکتے ہیں۔

مشاہدہ کیجیے کہ فرم چونکہ کی پیداوار ≡ اضافۂ قدر+فرم کے ذریعہ استعمال اشیا ایک سال کے دوران فرم کے مال نامے میں تبدیلی ≡ قیمت افزودہ+فرم کے ذریعہ استعمال شدہ درمیانی اشیا سال کے دوران فرم کی فروخت۔

مثال کیطور پر مان لیجیے کہ فرم کے پاس سال کے شروع میں 100 روپے قیمت کا نافروخت اسٹاک تھا۔سال کے دوران اس نے 1,000 روپے کی شے کی پیداوار کی جس میں سے 800 روپے کی اشیا کی فروخت ہوئی۔لہٰذا پیداوار اور فروخت کے درمیان فرق 200 روپے مال نامے میں تبدیلی ہے۔یہ 100 روپے قیمت کے مال نامے میں جڑ جائے گا جس سے کہ فرم نے پیداوار شروع کی تھی۔لہٰذا سال کے آخر میں مال نامہ 100+200=300 روپے ہے۔یاد رکھیں کہ مال نامے میں تبدیلی ایک مدت کے ہوتی ہے اس لیے اسے بہاؤ متغیرہ (Flow variable) کہتے ہیں۔

مال نامہ پونجی کے طور پر سمجھا جاتا ہے فرم کے پونجی اسٹاک میں اضافہ کو سرمایہ کاری کہتے ہیں۔لہٰذا مال نامے میں تبدیلی کو سرمایہ کاری

کے طور پر سمجھا جاتا ہے۔سرمایہ کاری کے تین اہم زمرے ہیں ۔ پہلا، ایک فرم کی ایک سال میں مال نامہ کی قدر میں اضافہ، اسے فرم کی سرمایہ کاری یا اصلی اخراجات کہا جاتا ہے۔اصل کاری کا دوسرا زمرہ مقررہ کاروباری اصل کاری ہے، جیسے مشینری، فیکٹری، عمارت،فرم کے ذریعہ لگائے ساز وسامان میں اضافہ کی شکل میں بیان کیا جاتا ہے۔اصل کاری کا آخری زمرہ رہائشی اصل کاری ہے جو رہائشی سہولت کے اضافہ کو ظاہر کرتی ہے۔

مال نامے میں تبدیلی منصوبہ بند یا غیر منصوبہ بند ہوسکتی ہے۔فروخت میں غیر متوقع گروات کی حالت میں فرم کے پاس اشیا کا غیر فروخت شدہ اسٹاک ہوگا، جس کے بارے میں وہ توقع نہیں کرتی تھی۔لہٰذا یہ مال نامے کی غیر منصوبہ بند جمع کاری ہوگی اس کے برعکس جہاں فروخت میں غیر متوقع اضافہ ہوگا۔ وہاں مال نامے میں غیر منصوبہ بند غیر جمع کاری ہوگی۔

اس کی وضاحت درج ذیل مثال کی مدد سے کی جاسکتی ہے۔ مان لیجیے کوئی فرم قمیص بناتی ہے اس کے پاس سال کے شروع میں 100 قمیص کا مال نامہ ہے۔ اگلے سال وہ 1000 قمیص فروخت کرنے کی امید کرتی ہے۔لہٰذا وہ 1000 قمیص کی پیداوار کرتی ہے اور سال کے آخر میں 100 قمیص کا مال رکھنا چاہتی ہے۔لیکن سال کے دوران غیر متوقع طور پر قمیص کے فروخت میں کمی آجاتی ہے،فرم صرف 600 قمیص ہی فروخت کرپاتی ہے۔اس کا مطلب ہے کہ 400 قمیص غیر فروخت شدہ رہ جاتی ہے۔سال کے آخر میں فرم کے پاس 100+400=500 قمیص ہیں۔ مال نامے میں 400 کا غیر متوقع اضافہ مال نامہ میں جمع کاری کی مثال ہے۔اس کی برعکس اگر فروخت 1000 سے زیادہ ہوتی تو وہ بھی مال نامے میں غیر منصوبہ بند غیر جمع کاری ہوتی۔مثال کے طور پر اگر فروخت 1050 ہوتی تو نہ صرف 1000 قمیصوں کی فروخت ہوتی بلکہ فرم کو مال نامے سے بھی 50 قمیص کی فروخت کرنی پڑتی۔ مال نامے میں یہ 50 کی غیر متوقع کٹوتی مال نامے میں غیر متوقع غیر جمع کاری کی مثال ہے۔

مال نامے میں منصوبہ بند جمع کاری یا غیر جمع کاری کی مثال کیا ہوسکتی ہے؟ مان لیجیے کسی سال کے دوران فرم مال نامے میں 100 قمیص سے 200 قمیص کا اضافہ کرنا چاہتی ہے۔سال کے دوران 1000 کی امید کرتے ہوئے (پہلے کی طرح) فرم 1000+100=1100 قمیصوں کی پیداوار کرتی ہے۔اگر فروخت واقعی میں 1000 قمیص ہے تو فرم کے مال نامے میں واقعی اضافہ ہوتا ہے۔ مال نامے کا نیا اسٹاک 200 قمیص ہے جو اصل میں فرم کا منصوبہ تھا۔یہ اضافہ مال نامے میں منصوبہ بند جمع کاری کی مثال ہے۔اس کے برعکس اگر فرم مال نامے میں 100 سے 25 تک کٹوتی کرنا چاہتی ہے،تو وہ 1000-75=925 قمیص کی پیداوار کرتی ہے کیونکہ 100 قمیص کے مال نامے میں سے وہ 75 قمیص فروخت کرنے کا ارادہ کرتی ہے (تاکہ سال کے آخر میں مال نامہ 100–75=25 قمیص ہوجائے۔ جو فرم کی مرضی ہے)اگر فرم کے ذریعہ کی گئی فروخت اصل میں 1000 ہوگئی تو فرم کے منصوبے کے مطابق مال نامہ کٹ کر 25 ہوجائے گا۔

مال فہرست میں غیر منصوبہ بند اور منصوبہ بند تبدیلی کے درمیان فرق کے بارے میں ہم اگلے ابواب میں مزید ذکر کریں گے۔

مال نامے میں تبدیلی کی آگاہی کے لیے ہم اسے اس طرح لکھ سکتے ہیں:

فرم کی کل اضافۂ قدر (GVA_i) ≡ فرم i کے ذریعہ پیدا کی گئی برآمد کی کل قدر (Q_i)–فرم کے ذریعہ استعمال کی گئی درمیانی اشیا کی قدر (Z_i)

GVA_i ≡ فرم کی فروخت کی گئی قدر (V_i)+ مال نامے میں تبدیلی کی قدر (A_i)–فرم کے ذریعہ استعمال شدہ درمیانی اشیا کی قدر (Z_i) (2.1)

مساوات (2.1)اس طرح اخذ کیا گیا ہے : سال کے دوران فرم کے مال نامے میں تبدیلی ≡ سال کے دوران فرم کی پیداوار۔سال کے دوران فرم کی فروخت۔

یہ قابل ذکر ہے کہ فرم کی فروخت میں گھریلوخریداروں کو کی گئی فروخت ہی نہیں بیرونی خریداروں کو کی گئی فروخت بھی شامل ہوتی ہے (اسے برآمد کہا جاتا ہے)یہ بھی قابل ذکر ہے کہ اوپر بیان کیے گئے سارے متغیرات بہاؤ متغیرات ہیں ۔عام طور پر ان کی پیائش سالانہ بنیاد پر ہوتی ہے،لہٰذا یہ سالانہ بہاؤ کی قدر کی پیائش کرتے ہیں۔

فرم i کا خالص قیمت یا اضافۂ قدر ≡ $GVAi$ – فرم i کی فرسودگی (Di)

اگر ہم ایک سال میں معیشت کی سبھی فرموں کی کل اضافۂ قدر کی جمع نکالیں تو ہمیں سال میں معیشت میں پیدا اشیا اور خدمات کی کل مقدار کی قدر حاصل ہوتی ہے(جیسے کہ ہم نے پہلے گیہوں بریڈ والی مثال میں کیا تھا)اس طرح کا شمار کل گھریلو پیداوار (Gross Domestic Product)(GDP) کہلاتا ہے۔لہٰذا GDP ≡ معیشت کی سبھی فرموں کی کل اضافۂ قدر کی کل جمع ہوتی ہے۔

اگر معیشت میں لازم فرم ہوں اور ہر ایک کو L سے N نمبر شمار میں لکھا جائے تو GDP ≡ معیشت کی سبھی فرموں کے کل اضافۂ قدر کی کل جمع

$$\equiv \equiv GVA_1 + GVA_2 + \cdots + GVA$$

اس لیے

$$GDP \equiv \sum_{i=1}^{N} GVA_i \qquad (2.2)$$

علامت $\sum$ مختصر نویسی ہے: اس کا استعمال کل جمع کو ظاہر کرنے کے لیے کیا جاتا ہے۔مثال کے طور پر $\sum_{i=1}^{N} V_i$ ، $X_1 + X_2 + \ldots + X_N$ کے برابر ہوگا،اس معاملے میں $\sum_{i=1}^{N} GVA_i$ سبھی N فرموں کی کل اضافۂ قدر کی کل جمع کو بتاتا ہے۔ہم جانتے ہیں کہ فرم i کا خالص اضافۂ قدر،(NVA_i)کل اضافۂ قدر میں سے فرم کے ذریعہ استعمال شدہ پونجی کی ٹوٹ پھوٹ کو گھٹانے پر حاصل ہوتا ہے۔

اس طرح $NVA_i \equiv GVA_i - D_i$

اس لیے $GVA_i \equiv NVA_i + D_i$

یہ i فرم کے لیے ہے۔فرم کی تعداد N تک ہے،لہٰذا پوری معیشت کی کل گھریلو پیداوار جو کہ سبھی N فرموں کی اضافۂ قدر کی کل جمع ہے، N فرموں کے خالص اضافۂ قدر اور فرسودگی کی کل جمع ہوگی۔(مساوات 2.2 سے)

دوسرے لفظوں میں $GDP \equiv \sum_{i=1}^{N} NVA_i + \sum_{i=1}^{N} D_i$

اس سے پتہ چلتا ہے کہ معیشت کی کل گھریلو پیداوار (GDP) معیشت کی سبھی فرموں کے خالص اضافۂ قدر اور فرسودگی کی کل جمع ہوتی ہے۔سبھی فرموں کی خالص اضافۂ قدر کی جمع کو خالص گھریلو پیداوار (Net Domestic Product) (NDP) کہتے ہیں۔

علامتی طور پر، $NDP \equiv \sum_{i=1}^{N} NVA_i$

2.2.2 طریقۂ خرچ (Expenditure Method)

کل گھریلو پیداوار کے شمار کا ایک متبادل طریقہ جو پیداوار کی مانگ کے رخ کو نظر میں رکھتا ہے، اسے طریقۂ خرچ کہتے ہیں۔ درج بالا کسان بیکر والی مثال میں جس کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں، معیشت میں طریقۂ خرچ سے برآمد کی کل قدر کا شمار درج ذیل طریقے سے ہوگا۔ اس طریقہ میں ہر ایک فرم کے ذریعہ حاصل آخری اخراجات کی جمع حاصل کرتے ہیں، آخری خرچ، خرچ کا وہ جزو ہے جسے ثانوی مقاصد سے اختیار نہیں کیا جاتا ہے۔ بیکر کسان سے 50 روپے قیمت کا گیہوں خریدتا ہے یہاں گیہوں درمیان شے ہے۔ لہٰذا یہ آخری خرچ کے زمرے میں نہیں آتا ہے۔ اس طرح معیشت کی برآمد کی کل قدر 200 روپے (بیکر کے ذریعہ حاصل آخری خرچ)+50 روپے (کسان کے ذریعہ حاصل آخری خرچ)=250 روپے سالانہ۔

فرم i درج ذیل کھاتوں میں آخری خرچ کر سکتی ہے (a) فرم کے ذریعہ پیدا اشیا اور خدمات کے آخری صرف پر کیا گیا خرچ۔ اسے ہم C_i سے ظاہر کرتے ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ اکثر خاندان صرف پر ہی خرچ کرتے ہیں۔ اس کا استثنا بھی ہوسکتا ہے جیسے فرم اپنے مہمانوں کے ملازموں کے لیے قابل صرف اشیا خریدتی ہے۔ (b) فرم i کی ذریعہ پیدا کی گئی اصل کاری اشیا پر دوسرے فرموں کے ذریعہ واقع آخری اصل کاری خرچ I_i ہیں۔ مشاہدہ کیجیے کہ درمیانی اشیا جو کل گھریلو پیداوار کے شمار میں شامل نہیں ہیں لیکن درمیانی اشیا کے خرچ کے برخلاف اصل کاری خرچ کو شامل کیا جاتا ہے اس کی وجہ یہ اصل کاری اشیا فرم کے پاس ہوتی ہے جب کہ پیداواری عمل میں درمیانی اشیا کا صرف ہوجاتا ہے۔ (c) وہ خرچ جو حکومت فرم i کے ذریعہ تیار شدہ آخری اشیا اور خدمات پر کرتی ہے۔ ہم اسے G_i کے ذریعہ ظاہر کرتے ہیں ہم دکھا سکتے ہیں کہ حکومت کے ذریعہ واقع آخری خرچ میں صرف اور اصل خرچ دونوں شامل ہیں۔ (d) برآمد محاصل جو فرم غیر ملکوں میں اپنی اشیا اور خدمات کو فروخت کر کے کماتی ہے اسے X_i کے ذریعہ ظاہر کیا جائے گا۔

اس طرح فرم کے ذریعہ حاصل محاصل کی کل جمع کو درج ذیل طور پر دکھایا جاتا ہے

$RV_i \equiv$ فرم کے ذریعہ حاصل آخری صرف، اصل کاری حکومتی اور برآمد سے متعلق اخراجات کی کل جمع

$$\equiv C_i + I_i + G_i + X_i$$

اگر فرموں کی تعداد N ہو تو N تک فرموں کی کل جمع ہمیں حاصل ہوگی۔

$\sum_{i=1}^{N} RV_i \equiv$ معیشت کی سبھی فرموں کے ذریعہ حاصل آخری صرف، اصل کاری حکومتی اور برآمد سے متعلق اخراجات کی کل جمع۔

$$\equiv \sum_{i=1}^{N} C_i + \sum_{i=1}^{N} I_i + \sum_{i=1}^{N} G_i + \sum_{i=1}^{N} X_i \qquad (2.3)$$

کل معیشت کا کل آخری صرف خرچ C مان لیجیے۔ غور کیجیے کہ C کا ایک جزو صرفی اشیا کے درآمدات پر خرچ کیا جاتا ہے مانلیجیے کہ صرفی اشیا کی درآمد پر خرچ C_m کے ذریعہ ظاہر کیا جاتا ہے۔ لہٰذا $C - C_m$ سے گھریلو فرموں کے اوپر کل آخری صرف ظاہر ہوتا ہے۔ اس طرح، $I - I_m$ سے گھریلو فرموں کے اوپر کل آخری اصل کاری خرچ ظاہر ہوتا ہے۔ جہاں I معیشت کا کلی آخری اصل کاری خرچ ہے اور اس میں سے I_m غیر ملکی اصل کاری اشیا پر خرچ کیا جاتا ہے۔ اسی طرح $G - G_m$ کل آخری سرکاری خرچ کا جز ہے جس کا خرچ گھریلو فرموں پر ہوتا ہے جہاں معیشت میں حکومت کا کل خرچ G ہے اور G_m وہ جز ہے، جس کا خرچ حکومت درآمدات پر کرتی ہے۔

لہٰذا $\equiv \sum_{i=1}^{N} C_i$ معیشت میں سبھی فرموں کے ذریعہ حاصل آخری صرفی خرچ کی کل جمع

معیشت میں سبھی فرموں کی ذریعہ آخری اصل کاری خرچ کی کل جمع $\equiv \sum_{i=1}^{N} G_i ; I - I_m \equiv$ معیشت میں سبھی فرموں کی ذریعہ حاصل آخری سرکاری خرچ کی کل جمع $G - Gm. \equiv$ مساوات 2.3 میں ان کو رکھنے پر ہمیں حاصل ہوگا۔

$$\sum_{i=1}^{N} RV_i \equiv C - C_m + I - I_m + G - G_m + \sum_{i=1}^{N} X_i$$

$$\equiv C + I + G + \sum_{i=1}^{N} X_i - (C_m + I_m + G_m)$$

$$\equiv C + I + G + X - M$$

یہاں $X \equiv \sum_{i=1}^{N} X_i$ معیشت کی برآمد پر غیر ملکیوں کے ذریعہ کیے گئے کل خرچ کو ظاہر کرتا ہے۔ معیشت کے ذریعہ واقع کل درآمد خرچ ہے۔

ہم جانتے ہیں کہ GDP ≡ معیشت میں سبھی فرموں کی ذریعہ حاصل آخری خرچ کی کل جمع۔

دوسرے لفظوں میں

$$GDP \equiv \sum_{i=1}^{N} RV_i \equiv C + I + G + X - M \quad (2.4)$$

مساوات (2.4) طریقۂ خرچ کے مطابق کل گھریلو پیداوار کو ظاہر کرتی ہے۔ غور کرنے والی بات یہ ہے کہ دائیں جانب دیئے گیے پانچوں متغیرات میں، I، سے زیادہ غیر مستحکم ہے۔

2.2.3 طریقۂ آمدنی (Income Method)

شروع میں جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے کہ معیشت میں آخری صرف کی جمع پیداوار کے سبھی عوامل کی شامل آمدنی (آخری شے پر کیا گیا خرچ ہے، اس میں درمیانی شے پر کیا گیا خرچ شامل نہیں ہے) کے برابر ہوتی ہے یہاں اس عام تصور کی تعمیل ہوتی ہے کہ سبھی فرموں کے ذریعہ مجموعی کمائی گئی آمدنیوں کی تقسیم پیداوار کے عوامل کے درمیان تنخواہوں، اجرتوں، منافع، سود کی کمائیوں اور کرایوں کے طور پر ہونی چاہیے۔ مان لیجیے کہ معیشت میں خاندانوں کی تعداد M ہے۔ i ویں خاندان کے ذریعہ کسی خاص سال میں حاصل مزدوری اور تنخواہ کو یہاں مان لیں۔ اس طرح P_i, In_i, R_i, W_i علی الترتیب لگان، سود کی ادائیگی اور کل منافع مان لیں جو کہ i ویں خاندان کے ذریعہ کسی مخصوص سال میں حاصل ہوتا ہے، لہٰذا کل گھریلو پیداوار درج ذیل طور پر ظاہر کی جائے گی۔

$$GDP \equiv \sum_{i=1}^{M} W_i + \sum_{i=1}^{M} P_i + \sum_{i=1}^{M} In_i + \sum_{i=1}^{M} R_i \equiv W + P + In + R \quad (2.5)$$

یہاں، $\sum_{i=1}^{M} W_i \equiv W,\ \sum_{i=1}^{M} P_i \equiv P,\ \sum_{i=1}^{M} In_i \equiv In,\ \sum_{i=1}^{M} R_i \equiv R.$

(2.2)، (2.4) اور (2.5) کو ایک ساتھ لینے پر ہمیں حاصل ہوگا

$$GDP \equiv \sum_{i=1}^{N} GVA_i \equiv C + I + G + X - M \equiv W + P + In + R \quad (2.6)$$

یہ ظاہر ہے کہ مماثلہ (2.6) میں I فرم کے ذریعہ کی گئی منصوبہ بند اور غیر منصوبہ بند اصل کاری کے مجموعہ جمع کو ظاہر کرتا ہے۔

چونکہ مماثلہ (2.2)، (2.4) اور (2.6) ایک ہی طرح کے متغیرہ، کل گھریلو پیداوار کی الگ الگ شکلیں ہیں، اس لیے ہم شکل 2.2 کے ذریعہ مساوات کو پیش کر سکتے ہیں۔
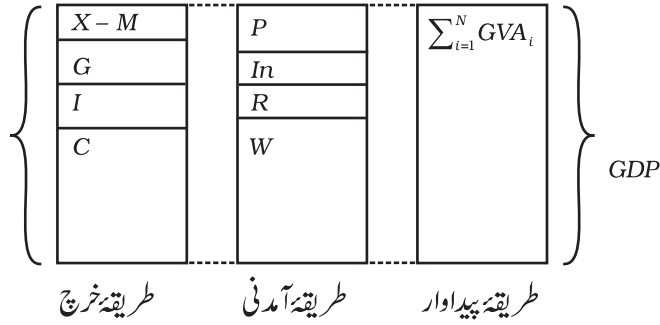
آیئے اب ہم ایک عدد مثال سے سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں کہ مذکورہ تینوں طریقوں سے مجموعی گھریلو پیداوار (جی ٹی پی) کا تخمینہ یکساں ہی حاصل ہوگا۔

شکل 2.2 تین طریقوں کے ذریعہ GDP ڈائیگرام کی مدد سے

مثال:۔فرض کیجیے کہ دو فرمیں، A اور B ہیں۔فرض استعمال کیے بغیر ہی 50 روپے کی کپاس پیدا کرتی ہے۔اور اپنی کپاس فرم B کو فروخت کر دیتی ہے۔فرم B اس کپاس سے کپڑا تیار کرتی ہے اور یہ کپڑا اصارفین کو 200 روپے میں فروخت کرتی ہے

(1) پیداوار یا قدر میں اضافے کے طریقۂ کار سے جی ڈی پی:

یاد کریں۔ VA_2 = فروخت - درمیانی اشیا

یعنی۔ $VA_A = 50 - 0 = 50$

$200 - 50 = 150$

$GDP = VA + VA_B = 200$

یہ جدول 2.2 میں دکھا سکتے ہیں

جدول 2.2

	فرم اے (A)	فرم بی (B)
فروخت	50	200
درمیانی اشیا کا استعمال	0	50
قدر میں اضافہ	50	150

(2) اخراجات کے طریقہ کار میں جی ڈی پی:

یاد کریں۔ جی ڈی پی = کل اخراجات کا جوڑ یا اشیا اور خدمات پر صارفین کے ذریعہ کیے گئے اخراجات

یعنی۔ جی ڈی پی = 200

(3) آمدنی کے طریقہ کار سے جی ڈی پی:

آیئے ہم پھر فرم A اور فرم B کی مثال دیکھیں۔فرض کریں فرم A نے جو 50 روپے حاصل کیے اس میں فرم نے 20 روپے مزدوری کے ادا کر دیئے اور باقی 30 روپے اپنا منافع رکھا۔اسی طرح فرم B، 60 روپے مزدوری کے ادا کرتی ہے اور 90 روپے اپنے پاس منافع رکھتی ہے۔

اب آمدنی سے جی ڈی پی نکالنے کا فارمولہ دیکھیں۔ جی ڈی پی = سبھی کی آمدنی کا جوڑ۔اس میں مزدوروں کی حاصل شدہ مزدوری، A اور B فرموں کا منافع، سبھی شامل ہوگا۔

یعنی $80+120=200$

جدول2.3 = فرمAاورفرمB کی آمدنی کی تقسیم

	فرم اے(A)	فرم بی(B)
مزدوری	20	60
منافع	30	90

2.2.4 عامل لاگت، بنیادی قیمت اور مارکیٹ قیمت (Factor Cost, Basic Price and Market price)

ہندوستان میں قومی آمدنی کا تخمینہ لگانے کا سب سے مقبول طریقہ کار عامل لاگت پر جی ڈی پی کا طریقہ کار رہے۔حکومت ہند کا شماریات کا مرکزی دفتر(CSO) جی ڈی پی کا تخمینہ عامل لاگت اور مارکیٹ قیمت کی بنیاد پر تیار کرتا ہے۔جنوری2015 میںCSO نے اپنے طریقہ کار پر نظر ثانی کرتے ہوئے عامل لاگت پر جی ڈی پی کی جگہ بنیادی قیمت پر جی وی اے (GVA) اورGDPمارکیٹ قیمت پر اپنا یا ہے،اوراسے اب صرفGDP کہا جاتا ہے اور یہ سب سے مقبول طریقہ کار ہے۔

GVA کے نظریے پر پہلے ہی بحث کی جا چکی ہے: یہ ایک معیشت میں کل ماحصل(Output) کا قدر ہے جس میں درمیانی صرف (وہ ماحصل جسے مزید پیداوار کے لیے استعمال کیا جائے اور جو قطعی صرف میں استعمال نہ ہو) کو کم کرکے حاصل کیا جاتا ہے۔ یہاں ہم بنیادی قیمت کے نظریے پر بحث کریں گے۔ عامل لاگت، بنیادی قیمت اور مارکیٹ قیمت کے درمیان فرق کل پیداواری ٹیکس (پیداواری ٹیکس- پیداواری سبسڈی) اور شے پر کل ٹیکس (شے پر کل ٹیکس- شے پر سبسڈی) کے فرق کی بنیاد پر ہوتا ہے۔ پیداواری ٹیکس اور سبسڈی کی وصولی یا ادائیگی پیداوار پر کی جاتی ہے اور یہ دیگر پیداوار جیسے زمین کا لگان، اسٹامپ اور رجسٹریشن فیس وغیرہ سے الگ ہوتی ہے۔دوسری جانب شے پر ٹیکس اور سبسڈی کسی شے کے فی یونٹ کے حساب سے وصولی یا ادا کی جاتی ہے، مثال کے طور پر ایکسائیز ٹیکس، سروس ٹیکس، درآمداتی یا برآمداتی ڈیوٹی وغیرہ۔عامل لاگت میں صرف پیداواری عوامل کے لیے کی گئی ادائیگی شامل ہوتی ہے اور اس میں کوئی ٹیکس شامل نہیں ہوتا۔مارکیٹ قیمت حاصل کرنے کے لیے ہمیں عامل لاگت میں کل بالواسطہ ٹیکس کو جوڑ کر اس میں کل سبسڈی گھٹانی ہوگی۔ بنیادی قیمت اس کے درمیان ہوتی ہے:- اس میں پیداوری ٹیکس شامل ہوتے ہیں (پیداوری سبسڈی گھٹا کر) لیکن شے پر ٹیکس شامل نہیں ہوتے (شے پر سبسڈی گھٹا کر)- اس لیے ہمیں مارکیٹ قیمت حاصل کرنے کے لیے انھیں شے پر ٹیکس (شے پر سبسڈی گھٹا کر) کو بنیادی قیمت میں جوڑنا ہوگا۔

جیسا کہ اوپر کہا گیا ہے، ابCSO بنیادی قیمت پرGVA جاری کرتی ہے۔اس لیے، اس میں کل پیداوری ٹیکس شامل ہوتے ہیں لیکن شے پر کل ٹیکس شامل نہیں ہوتے۔ہمیںGDP (مارکیٹ قیمت پر) حاصل کرنے کے لیے بنیادی قیمت GVA میں شے پر کل ٹیکس کو ملانا ہوگا۔

اس طرح: عامل لاگت پر GVA + کل پیداوری ٹیکس= بنیادی قیمت پر GVA ہوگا۔اور بنیادی قیمت پر GVA+ شے پر کل ٹیکس= مارکیٹ قیمت پر GVA ہوگا۔

باب کے آخر میں دی گئی جدول2.5 میں جی ڈی پی (مارکیٹ قیمت پر) اور بنیادی قیمت پر جی وی اے کے اعداد وشمار دیے گئے ہیں جبکہ جدول2.6 میں اخراجات کے ذریعہ جی ڈی پی کی ترتیب کی گئی ہے۔

اس مثال میں ہم نے کرایہ اور سود کی شکل میں عوامل کی ادائیگی چھوڑ دی ہے لیکن اس سے بنیادی نتائج پر کوئی اثر نہیں پڑے گا کیونکہ اجرت کی ادائیگی کے بعد ایک فرم میں جو قدر شامل کی گئی ہے، اسے کرایہ، سود اور منافع میں تقسیم کیا جائے گا۔(یہ سب مل کر آپریٹنگ سرپلس کہلاتے ہیں)۔

2.3 کچھ کلی معاشی مساوات مماثلہ (SOME MACROECONOMIC IDENTITIES)

کل گھریلو پیداوار میں کسی گھریلو معیشت کے تحت ایک سال کے دوران آخری اشیا اور خدمات کی کل پیداوار کی پیائش کی جاتی ہے۔ لیکن اس کی کل پیداوار ملک کے عوام کا حال نہیں ہوسکتا ہے۔ مثال کے طور پر ہندوستان کے شہری سعودی عرب میں مزدوری کر سکتے ہیں اور یہ سعودی عرب کی کل گھریلو پیداوار میں شامل ہوگا لیکن قانونی طور پر وہ ایک ہندوستانی ہے۔ ہندوستانیوں کے ذریعہ کمائی گئی آمدنی یا ہندوستان کی ملکیت کی پیداوار کے عوامل کی کمائی گئی آمدنی کی پیائش کرنے کا کوئی طریقہ ہے؟ جب ہم اایسا کرتے ہیں تو تشاکل بنائے رکھنے کے لیے ہمیں غیر ملکیوں کے ذریعہ کمائی آمدنی ہماری گھریلو معیشت کی تحت کام کرتے ہیں یا غیر ملکیوں کی ملکیت والے پیداوار کے عوامل کو کی گئی ادائیگی کو ضرور گھٹا دینا چاہیے۔ مثال کے لیے، کوریائی ملکیت کی ہنڈی کا رفیکٹری کے ذریعہ کمائے گئے فائدہ کو ہندوستان کل گھریلو پیداوار سے گھٹانا ہوگا۔ کلی معاشی متغیرہ میں اس طرح کے جوڑ اور گھٹانے کو کل قومی پیداوار (GNP) کہا جاتا ہے۔ لہٰذا اس کی تعریف درج ذیل طور پر کی جاتی ہے۔

ہماری گھریلو معیشت میں غیر ملکیوں کا حصہ اپنی کلاس میں اس طرح سے مباحثہ کریں۔

کل قومی پیداوار GNP ≡ کل گھریلو پیداوار GDP + باقی دنیا میں روزگار یا غیر پیداوار کے گھریلو عوامل کے ذریعہ کمائی گئی عامل آمدنی۔ گھریلو معیشت میں روزگار یافتہ باقی دنیا کے پیداوار کے عوامل کے ذریعہ کمائی گئی عامل آمدنی

اس طرح کل قومی پیداوار GNP ≡ کل گھریلو پیداوار GDP + بیرون ممالک سے حاصل خالص عامل آمدنی

(بیرون ممالک سے حاصل خالص آمدنی ≡ باقی دنیا میں روزگار یافتہ پیداوار کے گھریلو عوامل کے ذریعہ کمائی گئی عامل آمدنی۔ گھریلو معیشت میں روزگار یافتہ باقی دنیا کے پیداوار کے عوامل کے ذریعہ کمائی گئی عامل آمدنی)

ہم پہلے دیکھ چکے ہیں کہ ٹوٹ پھوٹ کے سبب سال کے دوران پونجی کے ایک حصے کا صرف کرلیا جاتا ہے۔ اس ٹوٹ پھوٹ کو فرسودگی (depreciation) کہتے ہیں۔ ظاہر ہے فرسودگی کس شخص کی آمدنی کا حصہ نہیں بنتی۔ اگر ہم کل قومی پیداوار سے فرسودگی کو گھٹاتے ہیں تو ہمیں کل آمدنی جو پیائش حاصل ہوتی اسے خالص قومی پیداوار کہتے ہیں اس طرح

خالص قومی پیداوار NNP ≡ کل قومی پیداوار GNP – فرسودگی

قابل ذکر ہے کہ ان متغیرات کا تعین قدر بازار قیمت پر کیا جاتا ہے درج بالا عبارت کے ذریعہ ہمیں بازار قیمت پر تشخیص شدہ خالص قومی پیداوار کی قدر حاصل ہوتی ہے لیکن بازار کی قیمت میں بالواسطہ ٹیکس شامل رہتے ہیں۔ بالواسطہ ٹیکس اشیا اور خدمات پر لگائے جاتے ہیں۔ نتیجتاً قیمت بڑھ جاتی ہے۔ بالواسطہ ٹیکس حکومت کو حاصل ہوتا ہے خالص قومی پیداوار کا وہ حصہ جو در حقیقت ٹیکس حکومت کو حاصل ہوتا ہے خالص قومی پیداوار کا وہ حصہ جو در حقیقت پیداوار کے عوامل کو حاصل ہوتا ہے، اس کا شمار کرنے کے سلسلہ میں بازار قیمت پر تشخیص شدہ قومی خالص پیداوار سے بالواسطہ ٹیکسوں کو گھٹایا جاتا ہے۔ اس طرح کچھ اشیا کی قیمتوں پر حکومت کے ذریعہ اعانت (Subsidy) فراہم کی جاسکتی ہے۔ (ہندوستان میں پٹرول پر حکومت بہت زیادہ ٹیکس لگاتی ہے جب کہ کھانا پکانے کی گیس پر اعانت فراہم کی جاتی ہے) لہٰذا

ہمیں بازار قیمتوں پر تشخیص شدہ خالص قومی پیداوار میں اعانت کو شامل کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ایسا کرنے پر ہمیں جو پیائش حاصل ہوتی ہے اسے عامل لاگت پر خالص قومی پیداوار کہتے ہیں۔

خالص قومی پیداوار≡بازار قیمت پر خالص قومی پیداوار–خالص بالواسطہ ٹیکس (خالص بالواسطہ ٹیکس≡بالواسطہ ٹیکس–اعانت یعنی سبسڈی)

قومی آمدنی کو ہم پھر چھوٹے ذیلی زمروں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔اب ہم خاندان کے ذریعہ حاصل قومی آمدنی کے لیے عبارت یا اظہار حاصل کریں ہم اسے ذاتی آمدنی کہیں گے۔پہلا NI مان لیجیے کہ قومی آمدنی جو فرموں اور سرکاری کاروباری اداروں کے ذریعہ حاصل کی جاتی ہے، سے فائدہ کا ایک حصہ پیداوار کے عوامل کے درمیان تقسیم نہیں ہوتا ہے،اسے غیر منقسم منافع Undistributed Profit (UP) کہتے ہیں۔چونکہ غیر منقسم منافع خاندانوں کو نہیں حاصل ہوتا اس لیے ذاتی آمدنی حاصل کرنے کے لیے قومی آمدنی سے غیر منقسم منافع کو گھٹا دیا جاتا ہے،اسی طرح کارپوریٹ ٹیکس جو فرموں کی آمدنی پر لگایا جاتا ہے،کو بھی قومی آمدنی سے گھٹانا ہوگا کیونکہ یہ خاندانوں کو حاصل نہیں ہوتا ہے۔دوسری طرف،خاندان نجی فرموں سے یا حکومت سے اپنے پیشگی قرض پر سود کی ادئیگی حاصل کرتا ہے خاندان کو فرموں اور حکومتوں کو بھی سود ادا کرنا پڑتا ہے،اگر فرم اور حکومت سے زرقرض کے شکل میں اختیار کرتے ہیں تو ہمیں خاندانوں کے ذریعہ فرموں اور حکومت کو ادا کیے گئے خالص سود کو گھٹانا ہوگا خاندان حکومت اور فرموں (مثال کے طور پر پنشن،وظیفہ،انعامات) سے متبادل یافت یا فلاحی ادئیگی حاصل کرتے ہیں،خاندانوں کی ذاتی آمدنی کا شمار کرنے کے لیے ہمیں متبادل یافت کو جوڑنا ہوتا ہے۔

لہٰذا ذاتی آمدنی≡قومی آمدنی–غیر منقسم منافع–خاندانوں کے ذریعہ کی گئی خالص سود ادائیگی – کارپوریٹ ٹیکس+حکومت اور فرموں سے خاندانوں کو کی گئی فلاحی ادئیگی۔

اگر ذاتی آمدنی پوری طرح خاندانوں کی آمدنی نہیں ہے تو انھیں ذاتی آمدنی سے ٹیکس ادائیگی کرنی پڑتی ہے۔اگر ذاتی آمدنی سے نجی ٹیکس ادائیگی (مثال کے لیے انکم ٹیکس) اور غیر ٹیکس ادائیگی (جیسے جرمانے) کو گھٹا دیں تو ہمیں جو حاصل ہوگا اسے ذاتی قابل صرف آمدنی کہتے ہیں اس طرح ذاتی قابل صرف آمدنی (PDI) ≡ ذاتی آمدنی۔ذاتی ٹیکس ادئیگی غیر ٹیکس ادائیگی ذاتی قابل صرف آمدنی خاندانوں میں کل آمدنی کا حصہ ہے،وہ اس کے ایک حصے کے صرف کا فیصلہ لے سکتے ہیں اور باقی کی بچت کر سکتے ہیں،شکل 2.3 میں ان اہم کلی معاشی متغیر کے درمیان رشتوں کو ڈائیگرام کی مدد سے پیش کیا گیا ہے۔

کچھ اہم کلی معاشی متغیرات کا ایک جدول (سال 91-1990 تا 5-2004 کے لیے موجودہ قیمتوں پر) باب کے آخر میں دیا گیا ہے،جس سے پڑھنے والوں کو ان کی اصل قدروں کا سرسری علم طور پر حاصل ہوگا۔

NFIA		D			
GDP	GNP	NNP (at Market Price)	ID - Sub		
			NI (NNP at FC)	UP + NIH + CT – TrH	
				PI	PTP + NP
					PDI

شکل 2.3: کل آمدنی کے ذیلی زمرے کا ڈائیگرام کی مدد سے- NFIA : غیر ملکیوں سے حاصل خالص عامل آمدنی۔D: فرسودگی،ID: بالواسطہ ٹیکس،Sub: سبسڈی UP: غیر منقسم منافع، :NIH خاندانوں کے ذریعہ خالص سود ادائیگیاں،CT: کارپوریٹ ٹیکس،TrH: خاندانوں کے ذریعہ حاصل متبادل یافت PTP ذاتی ٹیکس ادائیگی،NP: غیر ٹیکس ادئیگی۔

قومی قابل صرف آمدنی اور نجی آمدنی

ہندوستان میں مجموعی کلی معاشی متغیرات کے ان زمروں کے علاوہ کچھ دیگر کل آمدنی زمرے بھی ہیں ،جن کا ستعمال قومی آمدنی حساب کاری میں ہوتا ہے۔

- **قومی قابل صرف آمدنی** =بازار قیمتوں پر خالص قومی پیداوار + باقی دنیا نے دوسرے ملکوں سے حاصل دیگر رواں متبادلات۔

قومی صارف آمدنی کے پیچھے تصور یہ ہے کہ اس سے معلومات ملتی ہے کہ گھریلو معیشت کے پاس اشیا اور خدمات کی زیادہ سے زیادہ مقدار کتنی ہے، باقی دنیا سے رواں متبادلات میں عطیات، امداد وغیرہ کی رقم شامل ہے۔

- **نجی آمدنی** = قومی قرض سود+ غیر ملکوں سے حاصل خالص عامل آمدنی +حکومت سے رواں متبادل+ باقی دنیا سے دیگر خالص متبادلات۔

جدول:2.4:۔ بنیادی قومی آمدنی کا اوسط

1	مارکیٹ قیمت پر کل مجموعی گھریلو پیداوار (جی ڈی پی ایم پی)	• جی ڈی پی دراصل ایک ملک کی پوری سرزمین پر ایک سال کے عرصے میں تیار ہونے والی اشیا اور خدمات کی مارکیٹ قدر کا مجموعہ ہوتی ہے۔ • ملک میں اس کے شہریوں یا غیر مقیم شہریوں کے ذریعہ کی گئی پیداوار اس میں شامل ہوتی ہے اور اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ یہ پیداوار کسی ملکی کمپنی نے کی ہے یا کسی غیر ملکی کمپنی کے ذریعہ کی گئی ہے۔ • ہر چیز کا تخمینہ اس کی مارکیٹ قیمت سے لگایا جاتا ہے۔ $GDP_{mp} = C+I+G+\times-M$
2	جی ڈی پی عامل لاگت پر (جی ڈی پی ایف سی)	• عامل لاگت پر جی ڈی پی دراصل مارکیٹ کی قیمت پر مجموعی گھریلو پیداوار ہے۔جس میں کل پیداوری ٹیکس اور کل اشیا ٹیکس کم کردی جاتی ہیں۔ • مارکیٹ قیمت وہ ہوتی ہے جو صارف ادا کرتے ہیں۔ مارکیٹ قیمت میں اشیا پر عائد ٹیکس اور سبسڈی بھی شامل ہوتی ہے۔ عامل لاگت کا مطلب اشیا کی وہ قیمت ہے جو پیداکار حاصل کرتے ہیں۔ اس طرح عامل لاگت برابر ہوگی۔ مارکیٹ کی اس قیمت کے جس میں کل بالواسطہ ٹیکس کم کردیے جائیں۔ عامل لاگت پر جی ڈی پی دراصل ایک سال کے اندر ایک ملک کی گھریلو سرحدوں کے اندر فرموں کے ذریعہ پیدا کیے گئے ماحصل کی مجموعی قدر ہوتی ہے۔ $GDP_{FC} = GDP_{MP}\text{-}NIT$
3	مارکیٹ قیمت پر کل گھریلو پیداوار (این ڈی پی ایم پی)	• اس تخمینے میں پالیسی ساز اس بات کا تخمینہ لگاتے ہیں کہ ملک کو موجودہ جی ڈی پی کو برقرار رکھنے کے لیے کتنا خرچ کرنا ہوگا۔ اگر کوئی ملک ٹوٹ پھوٹ کی وجہ سے مشینوں یا کیپیٹل اسٹاک میں ہونے والی کمی کو پورا کرنے میں ناکام رہتا ہے تو جی ڈی پی میں کمی ہوجائے گی۔ $NDP_{MP} = GDP_{MP} — D.e.p$

4	عامل لاگت پر این ڈی پی (این ڈی پی ایف سی)	عامل لاگت پر این ڈی پی وہ آمدنی ہوتی ہے جو ایک ملک کی سرحدوں کے اندر اجرت، منافع، کرایہ اور سود وغیرہ کی شکل میں عوامل کے ذریعہ حاصل کی جاتی ہے۔ $NDP_{FC} = NDP_{MP}$ – Net Product Taxes- Net Production Taxes
5	مارکیٹ کی قیمت پر مجموعی قومی پیداوار (جی این پی ایم پی)	• جی این پی، ایم پی ان تمام اشیا اور خدمات کی مجموعی قدر ہوتی ہے جو ہندوستان کے عام باشندوں کے ذریعہ ایک سال میں تیار کی گئی ہیں اور ان کا تخمینہ مارکیٹ کی قیمت پر لگایا گیا ہے۔ • جی این پی میں وہ تمام اقتصادی ماحصل شامل ہوتے ہیں جو ایک ملک کے شہریوں نے، چاہے وہ ملک کے اندر ہوں یا بیرون ملک، تیار کیے ہوں۔ • تمام اشیا کی قدر مارکیٹ کی قیمت پر لگائی جاتی ہے۔ $GNP_{MP} = GDP_{MP} + NFIA$
6	جی این پی عامل لاگت پر (پی این پی ایف سی)	• عامل لاگت پر جی این پی میں ایک سال کے اندر کسی ملک سے تعلق رکھنے والے پیداوار کے عوامل کے ذریعے حاصل کردہ ماحصل کی قدر کو ناپا جاتا ہے۔ $GNP_{FC} = GNP_{MP}$ – Net Product Taxes- Net Production Taxes
7	مارکیٹ قیمت پر کل قومی پیداوار (ان این پی ایم پی)	• اس میں تخمینہ لگایا جاتا ہے کہ ایک ملک میں ایک مقررہ مدت کے اندر کتنا سامان استعمال (اصراف) کیا جاتا ہے۔ این این پی میں ماحصل کا تخمینہ لگایا جاتا ہے جس میں اس سے غرض نہیں کہ یہ پیداوار ملک میں یا بیرون ملک میں کی گئی ہے۔ $NNP_{MP} = GNP_{MP}$ – Depreciation $NNP_{MP} = NDP_{MP} + NFIA$
8	عامل لاگت پر این این پی (این این پی ایف سی)	• عامل لاگت پر این این پی وہ کل آمدنی ہے جو ایک ملک میں ایک سال کے دوران اجرت، منافع، کرایہ اور سود وغیرہ کی شکل میں پیداوار کے دوران تمام عوامل کے ذریعہ حاصل کی جاتی ہے۔ • یہ قومی پیداوار ہے اور صرف قومی سرحد کے اندر کی پیداوار ہی نہیں ہوتی بلکہ یہ کل گھریلو عامل آمدنی کے ساتھ ساتھ بیرون ملک سے ہونے والی کل عامل آمدنی بھی ہوتی ہے۔ $NI = NNP_{MP}$ –Net Product Taxes- Net Production Taxes $= NDP_{FC} + NFIA = NNP_{FC}$
9	مارکیٹ قیمت پر جی وی اے	• مارکیٹ قیمت پر جی ڈی پی

اقوام متحدہ کے ذریعہ دیگر ایجنسیوں کی ساجھیداری میں نیشنل اکاؤنٹ 2008 (ایس این اے 2008) کے نظام کو متعارف کرائے جانے کے بعد اب زیادہ تر ممالک نئے اوسط کو اپنا رہے ہیں۔ ہندوستان نے کچھ سال پہلے ہی اس اوسط کو اپنایا ہے۔

10	بنیادی قیمت پر جی وی اے	• GVA_{MP} – Net Product Taxes
11	عامل لاگت پر جی وی اے	• GVA at Basic Price – Net Production Taxes

2.4 برائے نام اور حقیقی جی ڈی پی (NOMINAL AND REAL GDP)

اس پوری بحث میں ایک واضح مفروضہ ہے کہ اشیا اور خدمات کی قیمتیں ہمارے مطالعے کے دوران نہیں بدلتی ہیں۔ اگر قیمتوں میں تبدیلی واقع ہوتی ہے۔ تو کل گھریلو پیداواروں میں موازنہ کرنے میں مشکل پیدا ہوسکتی ہے۔ اگر ہم دو لگا تار سالوں میں کسی ملک کی گھریلو پیداوار کی پیائش کریں اور دیکھیں کہ گھریلو پیداواروں کی پیائش دوسرے سال کی کل گھریلو پیداوار کا اعداد وشمار سابقہ سال کے اعداد وشمار کا دوگنا ہے تو ہم نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ ملک کی پیداوار کی مقدار دوگنی ہو جائے گی لیکن یہ ممکن ہے کہ دونوں سالوں میں اشیا اور خدمات کی قیمتیں ہی صرف دوگنی ہوں ہیں جب کہ پیداوار قائم ہے۔

لہٰذا مختلف ملکوں کی کل گھریلو پیداوار کے اعداد وشمار (دیگر کلی معاشی متغیرات) کے مقابلے یا مختلف وقتوں میں ایک ہی ملک کی کل گھریلو پیداوار کی اعداد وشمار کا موازنہ کرنے کے سلسلے میں ہم رواں بازار قیمتوں پر تشخیص شدہ کل گھریلو پیداوار پر یقین نہیں کر سکتے ہیں۔ موازنہ کے لیے ہم حقیقی کل گھریلو پیداوار کی مدد لے سکتے ہیں۔ حقیقی کل گھریلو پیداوار کا شمار اس طرح کیا جاتا ہے کہ اشیا کی تشخیص قیمتوں کے کچھ قائم مجموعوں یا (قائم قیمتوں) پر ہوتا ہے، چونکہ یہ قیمتیں قائم رہتی ہے اسی لیے اگر حقیقی کل گھریلو پیداوار میں تبدیلی ہوتی ہے تو یہ یقینی ہے کہ پیداوار کی مقدار میں تبدیلی ہوگی۔ اس کے برخلاف رسمی کل گھریلو پیداوار (Nominal GDP) موجودہ قیمت پر کل گھریلو پیداوار کی محض قدر ہے مثال کے طور پر، کوئی ملک صرف بریڈ کی پیداوار کرتا ہے سال 2000 میں اس نے بریڈ کی 100 اکائیوں کی پیداوار کی اور فی بریڈ قیمت 10 روپیے تھی موجودہ قیمت پر کل گھریلو پیداوار 1000 روپیے تھی۔ سال 2001 میں اس ملک میں 15 روپیے فی بریڈ کی قیمت پر بریڈ کی 110 اکائیوں کی پیداوار کی گئی۔ لہٰذا 2001 میں رسمی کل گھریلو پیداوار 1650 روپیے (15x110 روپیے) تھی۔ 2001 میں سال 2000 (سال 2000 کو اساسی سال کہا جائے گا) کی قیمت پر حقیقی کل گھریلو پیداوار کا شمار کرنے پر 10x110 روپیے =1,100 روپیے ہوگا۔

غور کیجیے کہ رسمی کل گھریلو پیداوار اور حقیقی کل گھریلو پیداوار کے تناسب سے ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ قیمت میں اساس سال (جس سال کی قیمتوں کا استعمال حقیقی کل گھریلو پیداوار کے شمار میں کیا جاتا ہے) کے مقابلے رواں سال میں کس طرح اضافہ ہوا، رواں سال کے حقیقی اور رسمی کل گھریلو پیداوار کے شمار میں پیداوار کی مقدار قائم رہتی ہے۔ لہٰذا ان پیائشوں میں فرق صرف بنیادی سال اور رواں سال کی قیمت میں فرق کے سبب ہی ہوتا ہے رسمی اور حقیقی کل گھریلو پیداوار کا تناسب معروف قیمت میں فرق کے سبب ہی ہوتا ہے اسے کلی گھریلو پیداوار تقلیل کار (Deflatir) کہتے ہیں۔ لہٰذا کل گھریلو پیداوار سے رسمی کل گھریلو پیداوار اور GDP سے حقیقی کل گھریلو پیداوار کو ظاہر کرتا ہے۔ گھریلو پیداوار تقلیل کار= $\frac{GDP}{gdp}$

کبھی کبھی تقلیل کار کو فی صد اصطلاح میں بھی ظاہر کیا جاتا اس صورت میں، تقلیل کار $\frac{GDP}{gdp}$ x 100 فی صد۔ پچھلی مثال میں، GDP تقلیل کار $= \frac{1,650}{1,100} = 1.50$ (فی صد کی اصطلاح میں % 150 ہے) اس سے پتہ چلتا ہے کہ 2001 میں پیدا بریڈ کی

قیمت 2000 قیمت کے مقابلے میں 1.5 گنا ہے جو کہ صحیح ہے، کیونکہ بریڈ کی قیمت درحقیقت 10 روپے سے بڑھ کر 15 روپے ہوگئی تھی، کل گھریلو پیداوار تقلیل کار کی طرح ہمارے پاس کل قومی پیداوار تقلیل بھی ہوسکتا ہے۔

معیشت میں قیمتوں میں تبدیلی کی پیائش کرنے کا دوسرا طریقہ بھی ہے جسے صارف قیمت اشاریہ (CPI) کہتے ہیں۔ یہ اشیا کی دی گئی ٹوکری جن کی خریداری نمائندہ صارف کرتے ہیں، کا قیمت اشاریہ ہے، صارف قیمت اشاریہ کو اکثر فی صد کے طور پر ظاہر کیا جاتا ہے۔ ہم دو سالوں پر غور کرتے ہیں۔ ایک بنیادی یا اساسی ہوتا ہے اور دوسرا رواں سال۔ ہم بنیادی سال میں اشیا کی دی ہوئی ٹوکری کی خرید کی لاگت کا شمار کرتے ہیں، پھر ہم مابعد کو ماقبل کی فی صد کے طور پر ظاہر کرتے ہیں۔ اس سے ہمیں بنیادی سال سے متعلق رواں سال کا صارف قیمت اشاریہ حاصل ہوتا ہے، مثال کے طور پر، ایک معیشت کو لیجیے جس میں دو اشیا چاول اور کپڑے کی پیداوار ہوتی ہے، ایک نمائندہ صرف ایک سال میں 90 کلوگرام چاول اور 5 ٹکڑے کپڑے کی خریداری کرتا ہے، مان لیجیے کہ سال 2000 میں ایک کلوگرام چاول کی قیمت 10 روپے تھی اور کپڑے کے ایک ٹکڑے کی قیمت 100 روپے تھی۔ لہٰذا صارف کو 2000 میں چاول پر بہت زیادہ یعنی 10×90 =900 اور خرچ کرنا پڑا۔ اسی طرح اس نے 100×5=500 روپے کپڑے پر خرچ کیا۔ دونوں مدوں کی جمع 900+ 500=1400 روپے۔

مان لیجیے کہ ایک کلوگرام چاول اور ایک ٹکڑے کپڑے کی قیمتیں سال 2005 میں علی الترتیب 15 روپے اور 120 روپے ہوگئی۔ چاول اور کپڑے کی اس مقدار کو خریدنے کے لیے نمائندہ صارف کو 1350 روپے اور 600 روپے علی الترتیب (جیسا کہ پہلے شمار کیا گیا تھا) خرچ کرنا پڑے گا۔ ان کی جمع 1,350+600=1,950 روپے ہوگی، لہٰذا صارف قیمت اشاریہ $100x\frac{1,950}{1,400} = 139.29$ (تقریبا) ہوگا۔

یہ غور کرنے کی بات ہے کہ کئی اشیا کی قیمتیں دو مجموعوں میں ہوتی ہے ایک خوردہ قیمت ہوتی ہیں جو صارف حقیقت میں ادا کرتا ہے۔ دوسری تھوک قیمت ہوتی ہے، اس قیمت پر کثیر مقدار میں اشیا کی تجارت ہوتی ہے۔ ان دونوں کی قدروں میں فرق ہوسکتا ہے کیونکہ منافع کی گنجائش تاجروں کے پاس رہتی ہے۔ تھوک میں تجارت کی جانے والی اشیا (کچا مال یا نیم تیار اشیا) کی خرید عام صارف نہیں کرتے ہیں۔ صارف قیمت اشاریہ کی طرح تھوک قیمت کے لیے اشاریہ کو تھوک قیمت اشاریہ (WPI) کہتے ہیں۔ ریاست ہائے متحدہ امریکا جیسے ملکوں میں اسے پیداکار قیمت اشاریہ (PPI) کے طور پر جانا جاتا ہے، خیال رہے کہ صارف قیمت اشاریہ (تھوک قیمت اشاریہ کی طرح) کل گھریلو پیداوار تقلیل کار سے الگ ہوسکتا ہے کیونکہ

1۔ صارف جن اشیا کی خریداری کرتے ہیں، ان سے ملک میں پیدا سبھی اشیا کی نمائندگی نہیں ہوتی ہے۔ کل گھریلو پیداوار تقلیل کار میں بھی ایسی اشیا اور خدمات ہیں۔

2۔ صارف قیمت اشاریہ میں نمائندہ صارف کے ذریعہ صرف کی گئی اشیا کی قیمت شامل ہیں، لہٰذا اس میں درآمد اشیا کی قیمت شامل ہیں۔ کل گھریلو پیداوار تقلیل کار میں درآمد اشیا کی قیمت شامل نہیں ہوتی ہے۔

3۔ صارف قیمت اشاریہ میں وزن قائم رہتا ہے۔ لیکن کل گھریلو پیداوار تقلیل کار میں ہر ایک شے کی پیداوار سطح کے مطابق ان میں فرق ہوتا ہے۔

2.5 کل گھریلو پیداوار اور فلاح (GDP AND WELFARE)

کل گھریلو پیداوار کی تقسیم ایک طرح کیسے؟ یہ ابھی تک دکھاتا ہے کہ زیادہ تر لوگ غریب ہیں اور محض کچھ لوگ ہی اس سے مستفید ہوتے ہیں

کیا کسی ملک کی کل گھریلو پیداوار کو اس ملک کے لوگوں کی بہبود کے اشاریہ کے طور پر سمجھا جا سکتا ہے۔ کیا ان کے مادی حالات میں بہتری ہو سکتی ہے۔ لہٰذا یہ مناسب ہوگا کہ ان کا آمدنی کی سطح کو ان کی بہبود کی سطح کے طور پر دیکھا جائے۔ کل گھریلو پیداوار کسی خصوصی سال میں کسی ملک کی جغرافیائی حد کے تحت تیار اشیا اور خدمات کی کل قدر کی جمع ہوتی ہے۔ کل گھریلو پیداوار کی تقسیم لوگوں کے درمیان آمدنی (برقرار یا روکی ہوئی آمدنی کو چھوڑ کر)۔ لہٰذا ہم کسی ملک کی کل گھریلو پیداوار کی اعلیٰ سطح کو اس ملک کے لوگوں کی اعلیٰ بہبود کے اشاریہ کے طور پر (قیمت تبدیلی کی حساب کاری کے لیے ہم زری یا رسمی کل گھریلو پیداوار کے بدلے حقیقی کل گھریلو پیداوار کی قدر لے سکتے ہیں) لیکن یہ صحیح نہیں ہو سکتا ہے۔ اس کی کم سے کم تین وجہیں ہیں۔

1۔ **کل گھریلو پیداوار کی تقسیم۔ کس طرح یہ یکساں ہے:** اگر ملک کے کل گھریلو پیداوار میں اضافہ ہو رہا ہے تو اس صورت میں پورے ملک کے بہبود میں اضافہ نہیں ہو سکتا ہے، مثال کے طور پر مان لیجیے کہ سال 2000 میں کسی خیالی ملک کی گھریلو پیداوار 100 روپے تھی (آمدنی طریقے سے) مان لیجیے 2001 میں اسی ملک میں 90 افراد میں ہر ایک فرد کی آمدنی 9 روپے تھی اور باقی 10 افراد کی فی کس آمدنی 20 روپے تھی۔ اشیا اور خدمات کی قیمتوں میں ان دونوں مدتوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ سال 2001 میں ملک کی کل گھریلو پیداوار 90 (9 روپے) +10×(20 روپے) =810 روپے +200 روپے =1010 روپے۔ مشاہدہ کیجیے کہ 2000 کے مقابلے میں 2001 میں ملک کی کل گھریلو پیداوار 10 روپے زیادہ تھی۔ لیکن یہ تب ہوا جب 90 فی صد لوگوں کی آمدنی میں 10 فی صد کی کمی (10 روپے سے بڑھ کر 20 روپے) اضافہ کا فائدہ ملا۔ 90 فی صد لوگوں کی حالت مل کی کل گھریلو پیداوار میں اضافہ سے خراب ہوگئی۔ اگر ہم ملک کی بہبود میں ترقی خوشحال لوگوں کے فی صد سے کریں تو یقینی طور پر کل گھریلو پیداوار ایک اچھا اشاریہ نہیں ہے۔

2۔ **غیر زری مبادلہ:** معیشت متعدد سرگرمیوں کی قدر شناس زری شکل میں نہیں ہوتی مثال کے طور پر، عورتیں جو اپنے گھروں میں گھریلو خدمات انجام دیتی ہے اس کے لیے انھیں کوئی اجرت نہیں ملتی ہے۔ زری مدد کے بغیر غیر رسمی شعبہ میں جو مبادلہ ہوتا ہے اسے مبادلۂ اشیا کہتے ہیں، تبادلۂ اشیا (یا خدمات) کا ایک دوسرے کے بدلے سیدھے طور پر مبادلہ ہوتا ہے، لیکن چونکہ زر کا یہاں استعمال نہیں ہوتا ہے اس لیے شرح مبادلہ کو معاشی سرگرمی کا حصہ نہیں مانا جاتا ہے، ترقی پزیر ملک میں جہاں کئی دور دراز کی علاقے کم

ترقی یافتہ ہیں، اس طرح کے مبادلے ہوتے ہیں، لیکن ان کا شمار اکثر ملک کی گھریلو پیداوار میں نہیں ہوتا۔ اس صورت میں کل گھریلو پیداوار کا کم تخمینہ ہوتا ہے، لہٰذا کل گھریلو پیداوار کی تشخیص معیاری طریقے سے کرنے پر ہمیں پیداوار سرگرمی اور کسی ملک کی بہبود کا واضح اشارہ نہیں ملتا۔

3۔ **بیرونی اسباب:** بیرونی اسباب سے مراد کسی فرد کے فوائد (یا نقصانات) سے ہے جس سے دوسرے متاثر ہوتے ہیں جس میں ادائیگی نہیں کی جاتی (یا جرمانہ عائد کیا جاتا ہے) خارجی اسباب کا کوئی بازار نہیں ہوتا جس میں ان کو خریدا یا فروخت کیا جا سکے، مثال کے طور پر مان لیجیے کہ ایک تیل ریفائنری ہے جس میں کچے پٹرولیم کی صفائی کی جاتی ہے اور اسے بازار میں فروخت کیا جاتا ہے۔ تیل کارخانہ صفا کاری کا برآمد (ماحصل) اس کے ذریعہ صاف کی گئی تیل کی مقدار ہے۔ ہم تیل صفائی کے کارخانے کی درمیانی اشیا کی قدر (اس صورت میں کچا تیل) کو اس کے برآمد سے گھٹا کر اضافۂ قدر کا تخمینہ لگا سکتے ہیں، تیل صاف کرنے کے کارخانے کے اضافۂ قدر کی معیشت کی کل گھریلو پیداوار میں شمار کی جاتی ہے۔ لیکن پیداوار کے عمل میں تیل ریفائنری ساحلی ندیوں کو بھی آلودہ کرسکتی ہے۔ اس سے ان لوگوں کو نقصان پہنچ سکتا ہے جو ندی کے پانی کا استعمال کرتے ہیں۔ لہٰذا ان کی افادیت میں کمی ہوگی۔ آلودگی سے مچھلی یا ندی کے دیگر جانداروں کی زندگی کو خطرہ ہوسکتا ہے۔ نتیجتاً ملّاح اپنی آمدنی اور افادیت سے محروم ہوگا۔ ایسے نقصان دہ اثرات جو ریفائنری دوسروں پر ڈالتی ہے، جس کے لیے انھیں کوئی لاگت نہیں ادا کرنی ہوتی خارجی اسباب کہے جاتے ہیں۔ اس صورت میں کل گھریلو پیداوار کو ان بیرونی اسباب میں شامل نہیں کیا گیا ہے۔ لہٰذا ہم کل گھریلو پیداوار کو معیشت کی بہبود کی پیمائش کی شکل میں دیکھیں تو ہمیں حقیقی بہبود کی بیش تخمینگی حاصل ہوگی۔ یہ منفی خارجی اسباب کی ایک مثال تھی۔ یہ مثبت خارجی اسباب کی صورت میں بھی ہوسکتا ہے۔ ایسی صورت میں کل گھریلو پیداوار سے معیشت کے بہبود کی کم تخمینگی حاصل ہوگی۔

خلاصہ

نہایت بنیادی سطح پر کلی معیشت (جس معیشت کا مطالعہ ہم کلی معیشت میں کرتے ہیں) طریقۂ عمل کو دوری طریق میں دیکھا جاسکتا ہے۔ فرم خاندانوں کے ذریعہ فراہم کیے گئے درآمدات کا استعمال کرتی ہے اور خاندانوں کو فروخت کرنے کے لیے اشیا اور خدمات کی پیداوار کرتی ہے۔ خاندان فرم کو فراہم کی گئی خدمات کے لیے معاوضہ حاصل کرتا ہے اور اس سے فرم کے ذریعہ پیدا کی گئی اشیا وخدمات کی خرید کرتا ہے لہٰذا ہم کسی معیشت میں پیدا اشیا اور خدمات کا شمار تین میں سے کسی بھی طریقے سے کرسکتے ہیں۔ (a) عامل ادائیگیوں کی مجموعی قدروں کی پیمائش کرکے (طریقۂ آمدنی) (b) فرموں کے ذریعہ حاصل اخراجات کی مجموعی قدر کی پیمائش کرکے (طریقۂ خرچ) طریقۂ پیداوار میں دہرے شمار کو دور کرنے کے لیے ہمیں درمیانی اشیا کی قدر کو گھٹانا ہوگا اور آخری اشیا خدمات کی کل قدر کو ہی اختیار کرنا ہوگا ان میں سے ہر ایک طریقہ سے ہم معیشت کی کل آمدنی کے شمار کے لیے فارمولہ اخذ کرسکتے ہیں۔ ہمیں یہ بھی ذہن میں رکھنا ہے کہ اشیا کی خرید اصل کاری کے لیے بھی کی جاسکتی ہے اور اصل کاری کرنے والی فرموں کی پیداواری صلاحیت میں اضافہ ہوتا ہے۔ کل آمدنی کے الگ الگ زمرے ہوسکتے ہیں، جو ان پر انحصار کریں گی جن کو آمدنی حاصل ہوتی ہے کل گھریلو پیداوار، کل قومی پیداوار، بازار قیمت پر خالص قومی پیداوار، عامل لاگت ہونا، خالص قومی پیداوار، انفرادی آمدنی اور انفرادی قابل صرف آمدنی PDI میں ہم فرق دکھا سکتے ہیں۔ چونکہ اشیا اور خدمات کی قیمتیں الگ الگ ہوسکتی ہیں، اسی لیے ہم نے بحث کی ہے کہ تین اہم قیمت اشاریوں (کل گھریلو پیداوار تقلیل کار، صارف قیمت اشاریہ اور تھوک قیمت اشاریہ) کا شمار کیسے کیا جائے گا۔ آخر میں ہم یہ دیکھتے ہیں کہ کل گھریلو پیداوار کو کسی ملک کی بہبود کے اشاریہ کے طور پر سمجھنا غلط ہوگا۔

کلیدی تصورات

English	Urdu
Consumption goods	صرفی اشیا
Capital goods	اشیا اصل
Stocks	اسٹاک
Gross investment	کل اصل کاری/سرمایہ کاری
Depreciation	فرسودگی
Interest	سود
Rent	کرایہ/لگان
Product method of calculating National Income	قومی آمدنی کے شمار کا طریقۂ پیداوار
Income method of calculating National Income	قومی آمدنی کے شمار کا طریقۂ آمدنی
Input	مادخل/درآمد
Inventories	مال نامے
Unplanned change in inventories	مال ناموں میں غیرمنصوبہ بند تبدیلی
Net Domestic Product (NDP)	خالص گھریلو پیداوار
Net National Product (NNP) (at market price)	خالص قومی پیداوار (بازاری قیمت پر)
Undistributed profits	غیرمنقسم منافع
Corporate tax	کارپوریٹ ٹیکس
Personal Income (PI)	ذاتی آمدنی (PI)
Non-tax payments	غیرٹیکس ادائیگیاں
Final goods	آخری اشیا
Consumer durables	پائیدار صارف
Intermediate goods	درمیانی اشیا
Flows	رواں اشیا
Net investment	خالص اصل کاری
Wage	مزدوری
Profit	منافع
Circular flow of income	آمدنی کا دوری بہاؤ
Expenditure method of calculating National Income	قومی آمدنی کے شمار کا طریقۂ خرچ
Macroeconomic model	کلّی معاشی ماڈل
Value added	اضافۂ قدر
Planned change in inventories	مال نامہ میں منصوبہ بند تبدیلی
Gross Domestic Product (GDP)	کل گھریلو پیداوار
Gross National Product (GNP)	کل قومی پیداوار
NNP (at factor cost) or National Income (NI)	خالص قومی پیداوار (عامل لاگت پر) یا قومی آمدنی
Net interest payments made by households	خاندانوں یا اہل خاندانوں کی طرف سے خالص سود ادائیگیاں
Transfer payments to the households from the government and firms	حکومت اور فرموں کے ذریعہ خاندانوں کو ادائیگیاں
Personal tax payments	ذاتی ٹیکس ادائیگیاں

National Disposable Income	قومی قابل صرف آمدنی	Personal Disposable Income (PDI)	ذاتی قابل صرف آمدنی
Nominal GDP	زری کل گھریلو پیداوار	Private Income	نجی آمدنی
Base year	بنیادی سال	Real GDP	حقیقی کل گھریلو پیداوار
Consumer Price Index (CPI)	صارف قیمت اشاریہ	GDP Deflator	کل گھریلو پیداوار کا تقلیل کار
Externalities	بیرونی یا خارجی اسباب	Wholesale Price Index (WPI)	تھوک قیمت اشاریہ

مشقیں

1۔ پیداوار کے چار عوامل کون کون سے ہیں اور ان میں سے ہر ایک کے معاوضے کو کیا کہتے ہیں؟

2۔ کسی معیشت میں مجموعی آخری خرچ مجموعی عامل ادائیگیوں کے برابر کیوں ہوتا ہے؟ تشریح کیجیے۔

3۔ اسٹاک اور بہاؤ میں فرق کو واضح کیجیے۔ خالص اصل کاری اور پونجی میں کون اسٹاک ہے اور کون بہاؤ؟ حوض میں پانی کے بہاؤ سے خالص اصل کاری اور پونجی کا موازنہ کیجیے۔

4۔ منصوبہ بند اور غیر منصوبہ بند مال نامہ اور جمع کاری میں کیا فرق ہے؟ کسی فرم کے مال نامہ میں تبدیلی اور اضافۂ قدر کے درمیان تعلق بتائیے؟

5۔ تینوں طریقوں سے کسی ملک کی کل گھریلو پیداوار کو شمار کرنے کے لیے استعمال ہونے والی تینوں مساوات کو تحریر کیجیے۔ مختصراً یہ بھی بتائیے کہ ہر ایک طریقے سے کل گھریلو پیداوار کی ایک سی قدر کیوں آنی چاہیے۔

6۔ بجٹی خسارہ اور تجارتی خسارہ کی تعریف کیجیے۔ کسی مخصوص سال میں کسی ملک کی کل بچت پر نجی اصل کاری کی زیادتی کا زائد 2,000 کروڑ روپیے تھی۔ بجٹی خسارے کی رقم 1,500 کروڑ تھی۔ اس ملک کے بجٹی خسارے کا نتیجہ کیا تھا؟

7۔ مان لیجیے کہ کسی مخصوص سال میں کسی ملک کی کل گھریلو پیداوار بازار کی زیادتی قیمت پر 1,100 کروڑ روپیے تھی غیر ممالک سے عوامل کی خالص ادائیگی (NFIA) 100 کروڑ تھی۔ بالواسطہ ٹیکس۔سبسڈی کی قدر 150 کروڑ روپیے اور قومی آمدنی 350 کروڑ روپیے تھی تو فرسودگی کی مجموعی قدر کا شمار کیجیے۔

8۔ کسی ملک میں ایک مخصوص سال میں عامل لاگت پر خالص قومی پیداوار 1,900 کروڑ روپیے ہے۔ فرموں یا حکومت کے ذریعہ خاندان کو یا خاندان کے ذریعہ حکومت/فرموں کو کسی بھی طرح کی سود کی ادائیگی نہیں کی جاتی ہے۔ خاندانوں کی انفرادی قابل صرف آمدنی 1,200 کروڑ روپیے ہے۔ ان کے ذریعہ ادا کیا گیا انفرادی انکم ٹیکس 600 کروڑ روپیے ہے، فرموں اور حکومت کے ذریعہ کمائی گئی آمدنی 200 کروڑ روپیے ہے۔ حکومت اور فرم کے ذریعہ خاندانوں کو کی گئی فلاحی ادائیگی کی قدر کیا ہے؟

9۔ درج ذیل اعداد سے انفرادی آمدنی اور ذاتی قابل صرف آمدنی کا شمار کیجیے۔

	روپیے (کروڑ میں)
(a) عامل لاگت پر خالص گھریلو پیداوار	8,000
(b) بیرونی ممالک سے حاصل عامل آمدنی	200
(c) غیر منقسم منافع	1,000

(d) کارپوریٹ ٹیکس	500
(e) خاندانوں کے ذریعہ وصول کیا گیا سود	1,500
(f) خاندانوں کے ذریعہ دیا گیا سود	1,200
(g) متبادل یافت (Transfer Income)	300
(h) ذاتی ٹیکس	500

10۔ حجام بال کاٹنے کے ذریعہ 500 روپے ایک دن میں جمع کرتا ہے، اس دن اس کے آلات میں 50 روپے کی فرسودگی پیدا ہوتی ہے۔ بچے ہوئے 450 روپیوں میں سے حجام 30 روپے بکری ٹیکس ادا کرتا ہے۔ 200 روپے گھر لے جاتا ہے اور 220 روپے اپنی ترقی اور نئے ساز وسامان کی خرید کے لیے رکھتا ہے۔ مزید وہ اپنی آمدنی میں سے 20 روپے انکم ٹیکس کے طور پر ادا کرتا ہے۔ ان معلومات کی بنیاد پر درج ذیل آمدنی کی پیمائشوں میں حجام کے اشتراک کے بارے میں معلوم کیجیے (a) کل گھریلو پیداوار (b) بازار قیمت پر خالص قومی پیداوار (c) عامل لاگت پر خالص قومی پیداوار (d) انفرادی پیداوار (e) انفرادی آمدنی انفرادی قابل صرف آمدنی۔

11۔ کسی مخصوص سال میں ایک معیشت میں زری کل قومی پیداوار کی قدر 2,500 کروڑ روپے تھی۔ اسی سال اسی ملک کی کل قومی پیداوار کی قدر اسی بنیادی سال کی قیمت پر 3,000 کروڑ روپے تھی۔ فی صد کے طور پر سال کی کل گھریلو پیداوار کے تقلیل کار کی قدر کا شمار کیجیے۔ کیا بنیادی سال اور زیر غور سال کے درمیان سطح قیمت میں اضافہ ہوا؟

12۔ کسی ملک کے فلاحی اشاریہ کے طور پر گھریلو پیداوار کے استعمال کی کچھ کمیاں تحریر کیجیے۔

مجوزہ مطالعات

1. Bhaduri, A., 1990. *Macroeconomics*: The Dynamics of Commodity Production, pages 1–27, Macmillan India Limited, New Delhi.
2.Branson, W.H., 1992. *Macroeconoic* Theory and Policy, (third edition), pages 15–34, Harper Collins Publishers India Pvt. Ltd., New Delhi.
3. Dornbusch, R and S. Fischer. 1988. *Macroeconimics*, (fourth edition) pages 29–62, McGraw Hill, Paris.
4. Mankiw, N.G., 2000. *Macroeconomics*, (forth edition) pages 15–76, Macmillan Worth Publishers, New York.

جدول 2.5: 2011-12 کی قیمت پر مبنی ہندوستان کا جی وی اے اور جی ڈی پی

نمبر شمار	تفصیل	سال 17-2016 میں قدر (روپے لاکھ کروڑ)
1	بنیادی قیمت پر جی وی اے	111.854
2	کل پیداواری ٹیکس	10.044
3	جی ڈی پی (1+2)	121.898

جدول2.6:

نمبر شمار	تفصیل	2016-17 میں قدر (لاکھ کروڑ روپے)
1	کل نجی صرفی اخراجات Private Final Consumption Expenditure (PFCE)	68.066
2	سرکاری قطعی صرفی اخراجات Government Final Consumption Expenditure (GFCE)	13.407
3	مجموعی فکسڈ کیپیٹل کی تشکیل Gross Fixed Capital Formation (GFCF)	36.020
4	اسٹاک میں تبدیلی Change in Stocks	2.918
5	قیمتی سامان Valuables	1.487
	سرمایہ کاری (3+4+5) Investment	40.425
6	اشیا اور خدمات کی برآمدات Exports of Goods and Services	24.860
7	اشیا اور خدمات کی درآمدات Imports of Goods and Services	25.687
	کل برآمدات (6 – 7) Net Exports	-0.827
8	فرق Discrepencies	0.839
	جی ڈی پی (1+2+3+4+5+6+7+8) GDP	121.898

یہ عبوری تخمینہ ہے جو C50 نے 31 مئی 2017 کو جاری کیا تھا۔